بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48 — شمارہ 36

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر: منیر احمد خادم
نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ: سالانہ 150 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

27 جمادی الاول 1420 ہجری 9 تبوک 1378 ہش 9 ستمبر 1999ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ فیکس لنڈن سے یکم ستمبر کو اطلاع دی ہے کہ:

"اللہ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کی صحت اب کافی بہتر ہے ڈاکٹری ہدایت کے مطابق علاج ہو رہا ہے اور اس سے نمایاں فرق بھی پڑ رہا ہے لیکن ابھی مزید آرام کی ضرورت ہے۔"

احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَ مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِهٖ وَبَارِكْ فِیْ عُمْرِهٖ وَاَمْرِهٖ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت میں بکثرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت وتکریم کوقائم کیاجائے گا اور یہ سال اس خاص تکریم کاایک نشان بن جائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دور کے گورنر جرنل ہیں اور آپ کی پیشگوئیاں لازماً پوری ہونگی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۹ء کے الہامات کا تذکرہ ۔ ان الہامات کا ۱۹۹۹ء سے گہرا تعلق ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ سے افتتاحی خطاب کا خلاصہ

(دوسری قسط)

اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے (۳۰ر جولائی): حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۸ء کے الہامات میں سے کچھ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ کیونکہ میرا تجربہ ہے کہ اکثر یہ ۱۸۹۹ء کے الہامات تھے جو ۱۹۹۹ء میں پورے ہوتے ہیں اور ان سالوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔

۱۴ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا: "ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ یہ تمام خدائے پاک قدیر کا کلام ہے .... میں اپنے اجتہاد سے اس کے یہ معنے سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جھگڑے کے فیصلہ کرنے کے لئے جو کسی حد تک پورانا ہو گیا ہے اور حد سے زیادہ تکذیب اور تکفیر ہو چکی ہے۔ کوئی ایسا برکت اور رحمت اور فضل اور صلح کاری کا نشان ظاہر کرے گا کہ وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاک تر ہوگا۔ تب ایسی کھلی کھلی سچائی کو دیکھ کر لوگوں کے خیالات میں ایک تبدیلی واقع ہوگی۔ اور نیک طینت آدمیوں کے کینے یکدفعہ رفع ہو جائیں گے"۔ (تذکرہ۔ ناشر الشركة الاسلاميه ربوه صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)۔ حضور نے فرمایا کہ ایک عزت کا خطاب میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت میں بکثرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت و تکریم کو قائم کیا جائے گا۔ اور یہ سال اس خاص تکریم کا ایک نشان بن جائے گا۔

الہام ۱۸ر ستمبر ۱۸۹۹ء: "آج رات میں نے ۱۸ر ستمبر ۱۸۹۹ء کو بروز دوشنبہ خواب میں دیکھا کہ بارش ہو رہی ہے۔ آہستہ آہستہ مینہ برس رہا ہے۔ میں نے شاید خواب میں یہ کہا کہ ہم تو ابھی دعا کرنے کو تھے کہ بارش ہو۔ سو ہو ہی گئی۔ میں نہیں جانتا کہ عنقریب بارش ہو جائے یا ہمارے الہام ۱۳ر ستمبر ۱۸۹۹ء "ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لك خطاب العزة۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا"۔ کے متعلق خدا کی رحمت اور فتح و نصرت کی بارش ہماری جماعت پر ہوگی۔ یا دونوں ہی ہو جائیں۔ ہماری خواب سچی ہے۔ اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ دونوں میں سے ایک بات ضرور ہوگی یعنی یا تو

باقی صفحہ (۱۸) پر ملاحظہ فرمائیں

جلسہ سالانہ قادیان

احباب جماعتہائے عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال رمضان المبارک کے پیش نظر ۱۰۸ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ نومبر (ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

سالانہ اجتماع
مجلس انصار اللہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین نے امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کیلئے ستمبر کی ۲۶ر ۲۷ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اراکین مجالس نوٹ فرمالیں اور اس بابرکت اجتماع میں بکثرت شریک ہوں۔

اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔

[صدر مجلس انصار اللہ بھارت قادیان]

احمدی ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ متوجہ ہوں

گیمبیا میں خدمت کے لئے ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ حضرات کی ضرورت ہے۔ لہذا جو ڈاکٹر صاحبان اور ڈینٹسٹ گیمبیا میں خدمت اور وقف کا جذبہ رکھتے ہوں اور وہاں جانے کے لئے تیار ہوں وہ اپنے جملہ کوائف مع سندات کی مصدقہ فوٹو کاپی اپنی جماعت کے امیر صاحب / صدر جماعت کے توسط سے ایک ماہ کے اندر نظارت امور عامہ کو بھجوائیں۔ تاکہ کاروائی کے لئے مذکورہ کوائف لندن بھجوائے جاسکیں۔

اپنے کوائف میں اس امر کی وضاحت ضرور کریں کہ وقف کرنے والے شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ اگر میاں بیوی دونوں ڈاکٹر ہیں اور دونوں وقف کرنا چاہتے ہیں تو دونوں کے کوائف ارسال فرماویں۔ جماعتوں کے امراء / صدر صاحبان بھی اس بارہ میں جائزہ لے کر نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سالانہ اجتماع
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سیدنا حضرت امیر المومنین نے امسال سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے ستمبر کی ۲۸، ۲۹ اور ۳۰ تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ تفصیلی پروگرام بذریعہ سرکلر مجالس کو بھجوایا گیا ہے۔ تمام مجالس ابھی سے اس کی تیاری شروع کردیں۔

اللہ تعالیٰ مرکز احمدیت میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کو ہر طرح سے کامیاب فرمائے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

... فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

"کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ جل شانہ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود مامور و مرسل بنا کر مبعوث کیا آپ کی پیدائش ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء بروز جمعہ بوقت نماز فجر مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوئی۔ ۴۰۔ سال تک آپ نے خلوت میں زندگی بسر کی لیکن خدائی تقدیر نے آپ کو بہر حال خلوت سے انجمن میں لانا تھا چنانچہ آپ نے اس وقت اسلام پر ہو رہے چو طرفہ حملوں سے بے چین و بے قرار ہو کر ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھی جس میں اسلام کی حقانیت اس کی برتری و تفوق کو بڑے پرزور دلائل سے ثابت کیا براہین احمدیہ اسلام کی مدافعت میں ایک ایسی زبردست تالیف تھی کہ لوگوں کی نظریں آپ کی طرف اُٹھنی شروع ہو گئیں زبانیں بے اختیار پکار اُٹھیں۔

هم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر   تم مسیحا بنو خدا کے لئے

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھا۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی" (اشاعۃ السنہ جلد ۷ نمبر ۶، ۱۸۸۴ء)

یہ ۱۸۷۶ء کی بات ہے۔ یہاں سے آپ کی پبلک زندگی کا آغاز ہوتا ہے وگرنہ براہین احمدیہ کی اشاعت تک گمنامی کی حالت میں تھے اور آپ کا مولد و مسکن بھی گمنام و غیر معروف تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں"۔

"میں تو براہین احمدیہ کے چھپنے کے وقت ایسا گمنام شخص تھا کہ امرتسر میں ایک پادری کے مطبع میں جس کا نام رجب علی تھا میری کتاب براہین احمدیہ چھپتی تھی اور میں اس کے پروف دیکھنے کیلئے اور کتاب کے چھپوانے کیلئے اکیلا امرتسر جاتا اور اکیلا واپس آتا تھا اور کوئی مجھے آتے جاتے نہ پوچھتا کہ تو کون ہے اور نہ مجھ سے کسی کو تعارف تھا اور نہ میں کوئی حیثیت قابل تعظیم رکھتا تھا"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۲)

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا   قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار

اللہ جل شانہ نے ایک نبی مامور و مرسل ہونے کے ناطے آپ کو بکثرت غیب کی خبروں پر اطلاع بخشی ان میں ایک قادیان کی ترقی کی بھی پیشگوئی ہے چنانچہ

"حضرت اقدسؑ کو بتایا گیا تھا کہ قادیان کا گاؤں ترقی کرتے کرتے ایک بڑا شہر ہو جائے گا جیسے کہ بمبئی یا کلکتہ کے شہر ہیں گویا نو دس لاکھ کی آبادی تک پہنچ جائے گا۔ اور اس کی آبادی شمالاً و شرقاً پھیلتے ہوئے بیاس تک پہنچ جائے گی یہ پیشگوئی جب شائع ہوئی ہے اس وقت قادیان کی حالت یہ تھی کہ اس کی آبادی دو ہزار کے قریب تھی سوائے چند ایک پختہ مکانات کے باقی سب مکانات کچے تھے مکانوں کا کرایہ اتنا گرا ہوا تھا کہ چار پانچ آنے ماہوار پر مکان کرایہ پر مل جاتا تھا۔ مکانوں کی زمین اس قدر ارزاں تھی کہ دس بارہ روپے کو قابل سکونت مکان بنانے کیلئے زمین مل جاتی تھی بازار کا یہ حال تھا کہ دو تین روپے کا آٹا ایک وقت میں نہیں مل سکتا تھا۔۔۔۔۔ غرض بالکل مخالف حالات میں اور بلا کسی ظاہری سامان کی موجودگی کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کی کہ قادیان بہت ترقی کر جائے گا اس پیشگوئی کے شائع ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی جماعت کو ترقی دینی شروع کر دی۔ (دعوت الامیر صفحہ ۲۴۶۔ ۲۴۴۔ مطبوعہ ۱۹۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی قادیان مرجع خواص بن چکا تھا پیشگوئیوں کے مطابق کثرت آمد و رفت سے سڑکوں میں گڑھے پڑ جاتے تھے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یکوں کی کثرت سے قادیان کی سڑک کئی دفعہ ٹوٹ گئی۔ اس میں گڑھے پڑ گئے اور کئی دفعہ سرکار انگریزی کو وہ سڑک مٹی ڈالکر درست کرانی پڑی اور پہلے اس سے قادیان کی سڑک کا یہ حال تھا کہ ایک یکہ بھی اس پر چلنا شاذ و نادر کے حکم میں تھا اب ہر سال راہ یکوں کے باعث سے عمیق ہو جاتا ہے" (نزول المسیح صفحہ ۱۲۰)

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی   میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا   اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں خدا تعالیٰ کی ایک اور تقدیر ظاہر ہوئی تقسیم ملک کے باعث بشمول مرکز قادیان شمالی ہندوستان کی کثیر آبادی ہجرت کر کے پاکستان منتقل ہو گئی۔ قادیان میں شعائر اللہ کی حفاظت کیلئے صرف ۳۱۳ درویش رہ گئے۔ ہندوستان کی جماعتوں کا قادیان سے رابطہ بالکل منقطع ہو گیا۔ جماعتوں کو اس صدمہ سے ابھرتے ابھرتے اور سنبھلتے سنبھلتے ایک لمبا عرصہ لگ گیا۔ کہاں ۱۹۴۶ کا جلسہ سالانہ جس کی حاضری ۴۰۰۰۰ تھی۔ اور کہاں ۱۹۴۷ کا جلسہ سالانہ جو اپنی کمی تعداد کے باعث ۴۰ سال کے بعد ایک بار پھر مسجد اقصیٰ میں سمٹ گیا۔

الحمد للہ حالات آہستہ آہستہ اچھے ہوتے گئے اور وہ مبارک دن بھی آیا کہ صد سالہ جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء کے موقع پر سر زمین ہند کو ۴۴ سال بعد خدا کے خلیفہ کی قدم بوسی نصیب ہوئی۔ اس جلسہ میں حاضرین کی تعداد ۲۵۰۰۰ تھی قادیان کی بستی مرجع خلائق کا جیتا جاگتا نظارہ تھی کہاں وہ وقت کہ بعض مرتبہ ضرورت کی اشیاء کا ملنا بھی مشکل ہو تا تھا اور حضور انور کی آمد پر صرف چند دنوں میں کروڑوں کا کاروبار ہوا اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ وقت لوٹ آیا ہے کہ اب صرف اسی سال پندرہ لاکھ سے زائد افراد ہندوستان میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کر چکے ہیں یہ سلسلہ ۱۹۹۴ء سے لگاتار نہ صرف جاری ہے بلکہ ہر سال دوگنے کی حد کو پار کرتا چلا جا رہا ہے۔ بیعتوں کی اسی کثرت کا نتیجہ ہے کہ قادیان پھر سے مرجع خلائق بن چکا ہے مہمانوں کی آمد و رفت ہمہ وقت لگی رہتی ہے ہر وقت مہمان خانہ بھرا رہتا ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ بعض دفعہ مہمان خانہ بہت تنگ پڑ جاتا ہے۔ جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ المعلمین کی عمارتیں بھی چھوٹی پڑ گئی ہیں صرف چند سال پہلے ہی کی بات ہے جبکہ صرف ایک استاد چند زیر ٹریننگ معلمین کو مسجد اقصیٰ میں پڑھایا کرتے تھے اور اب یہ حال ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے صرف اسی سال ملک کے طول و عرض سے ۱۲۰ افراد مدرسۃ المعلمین میں داخلہ کیلئے تشریف لائے ہیں جامعہ احمدیہ میں ۶۷ لڑکے داخلہ کیلئے حاضر ہوئے اسی طرح مختلف صوبہ جات سے کم عمر بچے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھنے کیلئے آ چکے ہیں حال ہی میں قادیان میں صوبہ پنجاب کی جماعتوں کے صدر صاحبان کی میٹنگ رکھی گئی جس میں سو کے قریب عہدیداران تشریف لائے تھے۔ صوبہ پنجاب۔ ہماچل اور ہریانہ میں صوبائی کانفرنسوں کے سلسلے گزشتہ دو تین سال سے شروع ہو چکے ہیں جن میں اب ہزاروں نو مبائعین شمولیت فرما رہے ہیں۔

یہ عظیم برکات اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ قادیان تقسیم ملک کے نتیجہ میں لگنے والے زخموں کے بعد اب پھر روحانی صحت و توانائی کی طرف رواں دواں ہے جس کی ایک دلیل گزشتہ سال یہ دیکھنے کو ملی کہ جلسہ سالانہ قادیان میں دس ہزار سے زائد صرف نو مبائعین نے شرکت کی جو اُمید ہے کہ اس سال بڑھ کر دگنی ہو جائے گی۔

قادیان کی یہ عظیم الشان برکات جہاں ہم لوگوں کیلئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہیں وہیں یہ فتوحات مخالفین کی آنکھیں کھولنے کیلئے بھی کافی ہیں۔ !

(منصور احمد)

ضروری اعلان

۱۴ر ستمبر ۱۹۹۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرنچ زبان کے پروگرام سوال و جواب کے دوران ایک دوست کے سوال پر کہ Psychokinesis کو سائنس دان نہیں مانتے، حضور نے جو جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض سائنس دان نہیں مانتے مگر دوسرے سائنس دان مانتے ہیں۔ یہ ایک سائنٹفک حقیقت ہے تاہم احمدی سائنس دانوں کو چاہئے کہ خود اس پر تجربات کریں اور سائنٹفک بنیادوں پر اس کو ثابت کریں۔

Psychokinesis سے مراد ہے کہ ذہنی و نفسیاتی طاقت (Energy) سے مادہ (Matter) کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ذہنی توجہ سے اور ذہن کی طاقت سے بغیر مادی طاقت استعمال کئے ٹھوس مادی چیزوں میں حرکت پیدا کی جا سکتی ہے، ان کو توڑا جا سکتا ہے یا ان کی شکل تبدیل کی جا سکتی ہے۔ وغیرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس علم کو تسلیم کیا ہے اور الہامی بنیاد پر اس کا نام عمل الترب رکھا ہے (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۹)۔ بعض احمدی احباب Psychokinesis کا مشاہدہ کر چکے ہیں اور بعض خود صاحب تجربہ ہیں۔ اعلان ھذا کے ذریعہ تمام احمدی احباب خصوصاً سائنس دانوں اور دلچسپی و تجربہ رکھنے والے دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے سابقہ مشاہدات اور تجربات خاکسار کو بھجوائیں۔ نیز احمدی ماہرین اور سائنس دان اس سلسلہ میں مزید تجربات کریں۔ اس کا ریکارڈ رکھیں اور خاکسار کو بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات احباب کی دلچسپی کا موجب ہو گی کہ اس وقت دنیا بھر میں Psychokinesis میں صرف ماہرین نفسیات ہی نہیں ماہرین نباتات اور ماہرین طبیعات بھی بڑے انہماک سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ مرکز میں متعلقہ معلومات "ادارہ تحقیق عمل الترب" جمع کر رہا ہے۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ۔ برائے "ادارہ تحقیق عمل الترب")

ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی اور محبت سے پیش آوے

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ

خلافت رابعہ کے دور کے مزید شہداء کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ر جولائی ۱۹۹۹ء بمطابق ۹ر وفا ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين.

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ . اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ. وَلَا تَقُوْلُوا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ﴾۔(سورۃ البقرہ آیات ۱۵۴ تا ۱۵۵)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

خلافت رابعہ کے شہداء کا تذکرہ ہو رہا ہے اور آج یہ اس کی دوسری قسط ہے۔ سب سے پہلے **محمود احمد صاحب اٹھوال شہید پنوں عاقل، سندھ۔** تاریخ شہادت ۲۹ر جولائی ۱۹۸۵ء۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ جن کے شوہر محمود احمد اٹھوال صاحب شہید کئے گئے، لکھتی ہیں کہ محمود صاحب کو شہادت کا بہت ہی شوق تھا۔ 1974ء میں احمدیوں کی مخالفت زوروں پر تھی مگر آپ نے ہر موقع پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ یہ مخالفت کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی گئی اور آپ کے ماموں زاد بھائی مقبول احمد کو فروری 1982ء میں پنوں عاقل میں شہید کر دیا گیا۔ جب آپ اپنے بھائی کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں قبر میں اتار رہے تھے تو پہلے مقبول شہید سے مخاطب ہوئے ہیں پھر اپنے آپ کو مخاطب کیا ہے۔ مقبول کو دفن کرتے وقت آپ نے کہا: اے مقبول! یہ رتبہ خوش نصیبوں کو نصیب ہوتا ہے۔ پھر کہا اے محمود! یعنی خود اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا: کاش تجھے بھی یہ رتبہ حاصل ہو جائے اور تُو بھی یہیں پر آئے۔

ربوہ سے واپسی پر پنوں عاقل کی پولیس نے آپ سے کہا کہ آپ اپنی زمینیں فروخت کر کے کہیں اور چلے جائیں کیونکہ پہلے آپ کے رشتہ دار بھائی کو شہید کیا جا چکا ہے۔ ہم مولویوں کی وجہ سے مجبور ہیں کچھ نہیں کر سکتے۔ اس پر آپ نے انہیں جواب دیا کہ احمدیت کی مخالفت تو ہر جگہ ہے۔ ہر جگہ دشمن ہے۔ اگر مجھے شہادت ملنی ہے تو یہاں کیوں نہ ملے۔ آپ کے دو بیٹے سکول جاتے تو مولویوں کے کہنے پر کچھ لڑکے ان کو تھپڑ مارتے اور گالیاں دیتے۔ سکول کے اساتذہ بھی مذہبی مخالفت کی بنا پر سختی کرتے۔ اوباشوں کے گروہ ان کے گھروں پر بھی فائرنگ کرتے رہتے۔ دشمن رات کو چھپ کر ان کے کھیتوں کا پانی بند کر دیتے۔ پکی ہوئی فصلوں کو آگ لگا دیتے یا کاٹ کر اجاڑتے تاکہ ان پر ذریعہ معاش تنگ ہو جائے اور کسی طرح یہ احمدیت سے توبہ کر لیں۔

آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات دروازہ کھٹکا۔ جیٹھ کا بیٹا سعید باہر گیا تو دروازہ کے پاس ہی دو آدمی کھڑے تھے۔ انہوں نے سعید پر حملہ کر دیا۔ ایک نے اس کے منہ اور ناک کو ہاتھوں اور کپڑے سے باندھ دیا اور دوسرے نے اسے مارنا شروع کیا اور گھسیٹتے ہوئے دروازہ سے پندرہ گز دور لے گئے۔ سعید نے بعد میں بتایا کہ میں نے بہت کوشش کی کہ ان سے آزاد ہو جاؤں لیکن ناکام رہا۔ آخر کار جب مارنے والے نے خنجر نکالا اور دوسری طرف سانس بند کر دینے کی وجہ سے میری حالت بگڑی تو میں نے اللہ کو یاد کرتے ہوئے آخری کوشش کی اور منہ آزاد کروانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے والد صاحب کو آوازیں دیں۔ چنانچہ وہ اور چچا یعنی محمود احمد صاحب شہید موقع پر پہنچ گئے اور ایک آدمی تو بھاگ نکلا لیکن دوسرے کو پکڑ لیا گیا۔ مجرم نے پولیس کو بتایا کہ میں گھوٹکی ضلع سکھر کے ایک مدرسہ کا طالبعلم ہوں۔ مولوی صاحبان نے ہمیں بھیجا تھا کہ اس نوجوان کو قتل کر دیں لیکن اس نوجوان کی قسمت تھی کہ یہ بچ گیا۔ سعید آجکل ربوہ میں رہائش پذیر ہیں اور دوکانداری کرتے ہیں۔

ملاں ملٹے بازار میں مسلسل لوگوں کو بھڑکاتے رہے کہ محمود قادیانی کو قتل کرنا واجب اور باعثِ ثواب ہے۔

واقعہ شہادت: ۲۹ر جولائی ۱۹۸۵ء کی شام کو جب آپ ایک دوست کو ملنے باہر گئے تو آپ کا چودہ سالہ بیٹا بھی ساتھ تھا۔ واپسی پر تین آدمیوں نے اچانک ایک گلی سے نکل کر آپ پر حملہ کر دیا اور آپ وہیں شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہادت کے وقت اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹے احمدیت نہ چھوڑنا خواہ تمہیں بھی جان دینی پڑے۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے جن میں سے پانچ بیٹیوں کی بفضل خدا کامیاب شادی ہو چکی ہے۔ باقی بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ بچوں کے اسماء یہ ہیں: بیٹی عذرا پروین فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ خالدہ پروین احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ فاروق احمد امریکہ میں ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ ساجدہ پروین جرمنی میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ راشدہ پروین احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ روبینہ پروین صاحبہ آسٹریلیا میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ طاہرہ پروین والدہ کے ساتھ رحمان کالونی ربوہ میں رہ رہی ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ دو بیٹوں طاہر احمد اور عثمان احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور ایک بیٹے لقمان احمد ساتویں جماعت میں پڑھتے ہیں اور یہ سب والدہ کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ساری اولاد دین و دنیا میں ترقی پذیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمیشہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے حفاظت فرمائے۔

مرزا منور بیگ صاحب شہید چونگی امر سدھو (لاہور)۔ تاریخ شہادت ۱۸ر اپریل ۱۹۸۶ء۔ مکرم مرزا منور بیگ صاحب شہید سکنہ چونگی امر سدھو لاہور کو ایک معاند احمدیت عبد الشکور منشاء نے ۱۷ر اپریل ۱۹۸۶ء کو فائر کر کے زخمی کر دیا اور آپ ہسپتال میں اگلے روز ۱۸ر اپریل ۱۹۸۶ء کو وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہید کے بیٹے مرزا اقدس بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد مرزا منور بیگ صاحب کی کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی لیکن چونکہ تبلیغ کا شوق تھا اس لئے ایک مولوی امین اور اس کے چیلے اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے۔ شہادت سے پندرہ روز قبل آپ کا ایک غیر احمدی دوست جو مولوی امین کا پیروکار تھا، آپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا کوئی اسلحہ وغیرہ گھر پر ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا میری کسی سے کیا دشمنی ہے؟ اُس نے کہا کہ سارا علاقہ تمہارا دشمن ہے اس لئے اسلحہ بناؤ۔ والد صاحب نے جواب دیا اچھا بنالیں گے۔ غالباً وہ بھی ٹوہ لینے کے لئے آیا ہوگا کہ گھر پر ان کے اسلحہ ہے کہ نہیں۔

ایک دن ان کے گھر کے باہر شور ہوا تو گھر والے دیکھنے باہر نکلے تو پتہ چلا کہ مولوی امین کے ایک چہیتے شاگرد منشاء نے انہیں گولی مار دی ہے۔ شہید اس وقت خون میں لت پت سڑک پر پڑے تھے۔ فوراً ہسپتال لے جایا گیا جہاں اگلے روز آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ چاروں بیٹے مرزا اقدس بیگ، مرزا مظفر بیگ، مرزا وسیم بیگ اور مرزا طاہر بیگ اپنی والدہ کے ساتھ لاہور میں رہتے ہیں۔ مرزا اقدس بیگ شادی شدہ ہیں اور باقی تینوں غیر شادی شدہ ہیں۔ جبکہ بیٹیوں میں سے نصرت مبارک صاحبہ اہلیہ مبارک احمد خان جرمنی میں مقیم ہیں۔ بشریٰ جہانگیر صاحبہ اہلیہ مرزا جہانگیر بیگ صاحب فیصل آباد میں ہیں۔ رخسانہ نسیم صاحبہ اہلیہ مرزا نسیم بیگ صاحب، راولپنڈی میں رہتی ہیں۔ چوتھی بیٹی نسرین اہلیہ مرزا محمود احمد صاحب۔ ان کے میاں زمینداره کرتے ہیں اور پانچویں ارسہ مرزا ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ اور یہ سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں۔

شہادت سید قمر الحق صاحب شہید سکھر اور **ڈاؤ خالد سلیمان صاحب شہید کراچی۔** یہ کراچی والے دوست بھی سید قمر الحق صاحب کی حفاظت کی غرض سے بھیجے گئے تھے اور اسی دوران وہیں شہید ہو گئے تھے۔ خود احمدی ہوئے تھے۔ ان کے والد غیر احمدی تھے جو آخر تک غیر احمدی ہی رہے۔

آپ یعنی سید قمر الحق صاحب شہید مکرم حکیم سید عبد الہادی صاحب مونگھیری کے بیٹے

تھے۔ آپ چندور ضلع مونگھیر میں پیدا ہوئے۔ نو یا دس سال کی عمر میں قادیان آئے اور مڈل تک وہیں تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد ملتان سے میٹرک کیا جس کے بعد چھ سال تک مرکز سلسلہ ربوہ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، دفتر وصیت اور دفتر خزانہ میں خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۵۶ء میں سکھر چلے گئے اور وہیں پرائیویٹ طور پر M.A. اور پھر B.T کر کے گورنمنٹ کامران ہائی سکول میں انگلش ٹیچر لگ گئے اور بوقت شہادت اسی ادارے میں ملازمت کر رہے تھے۔ آپ سید شمس الحق صاحب (مرحوم) کارکن دارالافتاء اور مکرم نجم الحق صاحب مرحوم امیر ضلع کے بھائی تھے۔

اوصاف حمیدہ: نو عمری ہی میں آپ نظام وصیت سے منسلک ہو گئے تھے۔ نماز روزہ کی بڑے خلوص سے پابندی کرتے تھے۔ بہت کم گو اور سنجیدہ مزاج تھے۔ سکھر میں قائمقام امیر اور زعیم انصار اللہ کے طور پر سلسلہ کی خدمات کی توفیق پائی۔

واقعہ شہادت: یکم رمضان المبارک مطابق ۱۱؍ مئی ۱۹۸۶ء کی صبح سات بجے آپ اپنے گھر سے سکول جانے کے لئے پیدل روانہ ہوئے۔ کراچی کے ایک نو مبائع خادم مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ رستہ میں منارہ روڈ کے چوک کے قریب پانچ نامعلوم افراد نے اچانک آپ پر خنجروں اور کلہاڑیوں سے حملہ کر دیا۔ مکرم خالد سلیمان صاحب کچھ دیر تک ان حملہ آوروں کے خلاف دفاع کرتے رہے۔ مگر حملہ آوروں نے پستول سے گولیاں چلا کر اور خنجروں اور کلہاڑیوں سے پے در پے وار کر کے دونوں کو شہید کر دیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ بوقتِ شہادت آپ کی عمر ۵۳ سال تھی۔ پولیس میں اس واقعہ کی رپورٹ درج کروائی گئی لیکن کوئی قاتل گرفتار نہیں کیا گیا۔ ۱۲؍ مئی ۱۹۸۶ء کی شام دونوں شہداء کے جنازے ربوہ لائے گئے جہاں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد شہداء کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

پسماندگان میں آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹا انوارالحق منیب غیر شادی شدہ ہیں اور آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ تین بیٹیوں میں سے بڑی سیدہ عطیہ سلطانہ صاحبہ مکرم مسرور مصطفیٰ صاحب کی اہلیہ ہیں اور لاہور میں رہتی ہیں۔ دوسری بیٹی تنویر قمر، مکرم مدثر احمد صاحب ملک کی اہلیہ ہیں اور کیلگری (کینیڈا) میں آباد ہیں۔ تیسری بیٹی ثمرین قمر بھی غیر شادی شدہ ہیں اور والدہ کے ساتھ کراچی میں رہتی ہیں۔

مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنے والے تھے۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ شہادت سے دو تین سال پہلے بیعت کی لیکن اپنے اخلاص سے السابقون الاوّلون میں شمار ہونے لگے۔ کراچی میں ملازم تھے اور سکھر میں حالات کے پیش نظر مقامی جماعت کی امداد کے لئے رضاکارانہ طور پر آئے ہوئے تھے۔ آپ غیر شادی شدہ تھے اور کوئی اولاد پیچھے نہیں چھوڑی۔

شہادت **رخسانہ طارق صاحبہ شہیدہ۔ مردان۔** رخسانہ طارق صاحبہ ۹؍ جون ۱۹۸۶ء کو عید کے دن شہید کی گئیں۔ ان کے والد کا بیان ہے کہ ایک عجیب بات ہے جو میں نے رخسانہ میں دیکھی وہ شادی کے چند دن بعد ہی اپنا جہیز بانٹنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مجھ سے اجازت لے کر سارا سامان غریب لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔ پوچھنے پر کہنے لگیں کہ میں نے امی جان سے کہا تھا کہ مجھے صرف ایک چارپائی دے دیں۔ زندگی فانی ہے، اس کا کیا بھروسہ ہے؟۔ جتنی بھی غریبوں کی خدمت کر لوں مجھے راحت ہوتی ہے۔ ان کے میاں طارق صاحب بتاتے ہیں کہ غریبوں کی خدمت کر کے ان کے چہرے پر اتنی خوشی چمکتی تھی جیسے سورج نکل آیا ہو۔

عید کے دن رخسانہ نے عید پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا مگر طارق کے بڑے بھائی نے مخالفت کی اور ڈانٹ کر منع کر دیا مگر یہ نہ رکیں اور پرانے کپڑوں میں ہی عید کی نماز کے لئے چلی گئیں حالانکہ شادی کے بعد یہ ان کی پہلی عید تھی۔ عید کی نماز میں وہ بہت روئیں مگر گھر واپس آتے ہوئے بہت خوش تھیں۔ سب کے لئے ناشتہ تیار کیا۔ ان کے خاوند بتاتے ہیں کہ میں حیران تھا آج اتنی خوش کیوں ہیں؟۔ گھر میں سب کو خوشی سے ملیں۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ ان کے آخری لمحات ہیں۔ معلوم ہوتا ہے ان کو شہادت کی اطلاع مل چکی تھی۔ اتنے میں طارق کا بڑا بھائی آیا اور آتے ہی اس نے رخسانہ پر گولیوں کی بارش برسا دی۔ طارق کا بیان ہے کہ مجھے اکثر کہا کرتی تھیں کہ جب میں اللہ کو پیاری ہو جاؤں تو مجھے پہاڑوں کے دامن میں دفن کرنا۔ وہ ربوہ ہی کے پہاڑ تھے جہاں پر وہ بالآخر دفن کی گئیں۔ شہیدہ کا تعلق سرگودھا سے تھا۔ آپ مکرم مرزا خان محمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپکے شوہر

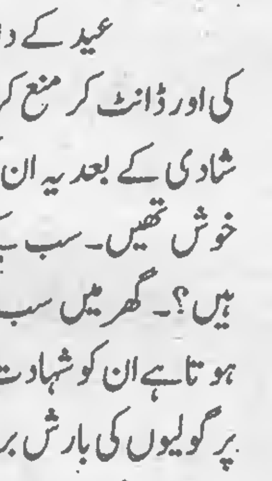
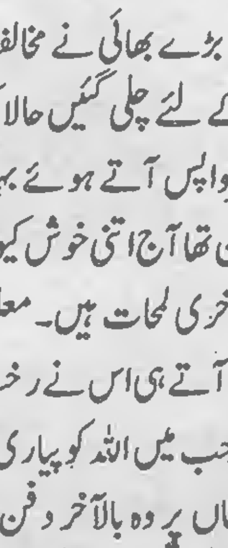
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون: 629443

اپنے سسر مرزا خان محمد صاحب کے پاس سرگودھا ہی میں مقیم ہیں۔

شہادت **بابو محمد عبدالغفار صاحب شہید۔ حیدرآباد۔** یوم شہادت ۹؍ جولائی ۱۹۸۶ء۔ آپ ماسٹر خدا بخش صاحب کے ہاں کانپور (انڈیا) میں ۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں ان کے والد صاحب نے تمام افراد خانہ سمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کیا۔ تقسیم ملک کے وقت آپ ہجرت کر کے حیدرآباد (سندھ) میں آکر آباد ہو گئے۔ پیشہ کے اعتبار سے آپ فوٹوگرافر تھے۔ قرآن کریم سے بہت محبت رکھتے تھے۔ بہت ملنسار، ہمیشہ جماعت کی خدمات پر کمربستہ۔ ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی امارت آپ کے سپرد رہی۔ حیدرآباد میں آپ جماعت کی روح رواں تھے۔ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔

واقعہ شہادت: ۹؍ جولائی ۱۹۸۶ء بروز بدھ ایک بجے دوپہر اپنے شوروم میں کرسی پر بیٹھے تھے کہ ایک درندہ صفت مُلّاں آپ کی دکان میں داخل ہوا اور اس نے آپ پر چھری سے پے در پے وار کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ آپ کے ہاتھوں کے نشانات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آپ نے آخری وقت تک حملہ آور کا مقابلہ کیا۔ اس وقت آپ کا صرف ایک ملازم دکان پر موجود تھا مگر ڈارک روم (Dark Room) میں تصویریں بنا رہا تھا۔ وہ جب کام سے فارغ ہو کر باہر نکلا تو اس نے شور مچایا۔ لوگ جمع ہو گئے، فون کئے گئے اور آپ کو اسی وقت ہسپتال لے جایا گیا لیکن راستہ ہی میں آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ کو پیارے تو پہلے ہی تھے مگر راستہ ہی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔

پسماندگان: مکرم ذوالفقار احمد صاحب قریشی گزشتہ چالیس سال سے یہاں لندن میں مقیم ہیں۔ آگے ان کے بچوں کی بھی شادیاں ہو چکی ہیں۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد افضل صاحب کراچی میں ہیں۔ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالباسط صدیقی صاحب حیدرآباد میں ہیں۔ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا الطاف احمد صاحب واہ کینٹ میں ہیں۔ مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم وحید احمد صاحب بھی شادی شدہ ہیں اور جرمنی میں ہیں اور اپنے حلقہ کی لجنہ کی صدر ہیں۔ مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ظہورالحسن صاحب مرحوم بھی اپنے بچوں کے ساتھ جرمنی میں آباد ہیں۔ بابو صاحب کے سب بچے خدا کے فضل سے دینی اور دنیوی نعمتوں سے متمتع ہیں۔

غلام ظہیر احمد صاحب۔ سوہلوہ ضلع جہلم۔ آپ سوہاوہ ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔

واقعہ شہادت: ۲۵؍ فروری ۱۹۸۷ء کی رات کو آپ بجلی درست کروانے جا رہے تھے کہ احمدیت کی مخالفت کے باعث بعض نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

ورثاء: شہید مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پسماندگان میں چھوڑے۔ بیٹا مرحوم کی شہادت سے چھ ماہ بعد پیدا ہوا۔ سب بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ نادیہ ظہیر، راشدہ ظہیر، بشریٰ ظہیر، احسن ظہیر اپنی والدہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ شہید مرحوم کی بیوہ نے ان کے بڑے بھائی سے بعد میں شادی کر لی تھی۔

ڈاکٹر منور احمد صاحب شہید۔ سکرنڈ۔ تاریخ شہادت ۱۴؍ مئی ۱۹۸۹ء۔ ڈاکٹر منور احمد صاحب کے والد چوہدری بشیر احمد صاحب اٹھوال تحصیل و ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیدائش ۱۹۵۷ء میں چک نمبر ۳۱۸ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا آغاز ڈاکٹر صاحب کے پڑدادا نواب ولد زمیندار کے ذریعہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم سکرنڈ ضلع نوابشاہ میں حاصل کی جہاں آپ کے والد بسلسلہ روزگار مقیم تھے۔ میٹرک کے بعد آپ نے طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ لیا جہاں سے فاضل الطب والجراحۃ کا امتحان پاس کرنے کے بعد سکرنڈ میں پریکٹس شروع کر دی۔ ۱۹۸۴ء میں آپ کی شادی سکرنڈ کے موجودہ صدر صاحب چوہدری فرزند علی صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب کی شہادت سے قبل آپ کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ میری سونے کی چوڑیوں میں سے ایک چوڑی ٹوٹ کر گر گئی ہے اور ساتھ ہی بہت ہجوم ہے اور عورتیں باری باری میرے گلے لگ کر رو رہی ہیں لیکن میں سمجھ نہ سکی کہ وہ کیوں رو رہی ہیں۔ صبح اٹھ کر پریشان رہی، صدقہ بھی دیا مگر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جسم سے جان نکل گئی ہو۔ ڈاکٹر صاحب شہید کو خواب سنائی تو کہنے لگے اللہ پر بھروسہ رکھو۔ جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آئے گی۔ معلوم ہوتا ہے وہ اس خواب کی تعبیر صحیح سمجھ چکے تھے۔ بہت بہادر انسان تھے کہا کرتے تھے کہ شہادتیں کسی کسی کو نصیب ہوا کرتی ہیں۔ یہ نصیبوں والوں کا حصہ ہے، کاش یہ رتبہ مجھے نصیب ہو۔

سکرنڈ کے حالات زیادہ خراب ہوئے تو بیوی سے کہنے لگے کہ ربوہ چلی جاؤ مگر وہ نہ مانی اور کہا کہ آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ شہادت کے دن کلینک میں دو آدمی آئے اور گولیاں برسا کر آپ کو وہیں شہید کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ کمپوڈر گھر روتا ہوا آیا اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کو کسی نے گولی مار دی ہے۔ بہت ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ غم کا پہاڑ تھا جو اہل خانہ پر ٹوٹ پڑا۔ بچے کہتے تھے کہ ابو کو کس نے مارا ہے اور کیوں مارا ہے؟۔ ایک بچہ کہتا کہ میں اُن کو گولی مار دوں گا۔ دوسرا کہتا کہ وہاں اور لوگ

بھی تو تھے انہوں نے ہمارے ابا ہی کو کیوں مارا۔ چھوٹے بچے تھے۔ اتنے چھوٹے تھے کہ ان باتوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔

آپ کی بیوہ مکرمہ تنویر کوثر صاحبہ چاروں بچوں کے ساتھ اس وقت بیوت الحمد ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:- منصورہ فرحت عمر پندرہ سال اور میٹرک میں زیر تعلیم ہے۔ عدیل منور کی عمر تیرہ سال ہے اور آٹھویں میں زیر تعلیم ہے۔ بیٹے وقاص احمد منور کی عمر بارہ سال ہے وہ ساتویں میں زیر تعلیم ہے۔ بیٹا توصیف احمد منور جو ڈاکٹر صاحب کی شہادت کے بعد پیدا ہوا تھا، اس کی عمر قریباً گیارہ سال ہے اور وہ چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے۔ اللہ ان سب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔

نذیر احمد صاحب ساقی شہید۔ چک سکندر ضلع گجرات۔ رفیق احمد صاحب ثاقب شہید۔ چک سکندر ضلع گجرات، اور عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب۔ چک سکندر ضلع گجرات۔ ان تینوں کی شہادت کا واقعہ یہ ہے کہ مکرم نذیر احمد صاحب ساقی ۱۹۵۳ء میں مکرم محمود احمد صاحب کے ہاں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے پڑدادا مکرم دُلّا خان صاحب اور دادا مکرم کالے خان صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر اس وقت بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے جب آپ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے ہوئے تھے۔ رضوان اللہ علیہم۔ آپ فوج میں ملازم تھے اور اچھے کھلاڑی اور باکسر تھے۔ فوج سے آپ کی ریٹائرمنٹ اس وجہ سے ہوئی کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے خلاف کسی کو باتیں کرتے ہوئے سُن کر آپ برداشت نہ کر سکے اور اسے مکّا مارا جس سے وہ وہیں مر گیا۔ یہ جو واقعہ ہے حضرت موسیٰ کے مکہ مارنے والے واقعہ کی یاد دلاتا ہے۔ ان کو گرفتار کر لیا گیا اور کورٹ مارشل بھی ہوا لیکن پھر معجزانہ طور پر آپ کو بے قصور قرار دے کر بمع مراعات پنشن وغیرہ دے کر ریٹائرڈ کر دیا گیا۔ اصل میں شہادت ان کے مقدر میں تھی اس لئے یہ سارا سلوک ان سے کیا گیا۔

دوسرے شہید **مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب** ۱۹۵۲ء میں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خان محمد صاحب اور والدہ کا نام فتح بیگم صاحبہ تھا۔ شہید مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے پڑدادا مکرم محمد بوٹا صاحب اور دادا مکرم محمد بخش صاحب کو بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر حضورؑ کے سفرِ جہلم کے دوران بیعت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ آپ فوج میں ملازم تھے اور شہادت کے وقت رُخصت پر گاؤں آئے ہوئے تھے۔

نبیلہ شہید مکرم مشتاق احمد صاحب کے ہاں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئیں اور دس سال کی عمر میں جامِ شہادت نوش کر کے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

ان سب کی شہادت ۱۶؍جولائی ۱۹۸۹ء کو ہوئی جب مخالفینِ احمدیت نے چک سکندر پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ کے دوران احمدیوں کے قریباً ۶۴ مکانات جلائے گئے اور کھلے بندوں لوٹ مار کی گئی۔

مکرم نذیر احمد صاحب ساقی شہید نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے۔ دو بیٹیوں کی شادی ہو چکی ہے اور باقی بچے نذیر شہید کی والدہ محترمہ کے زیر کفالت ہیں۔

دوسرے شہید مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب شہید نے اپنے پیچھے چھ بیٹیاں، دو بیٹے اور ایک بیوہ سوگوار چھوڑے جو اس وقت ربوہ میں مقیم ہیں۔

شہادت **مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر جدران صاحب۔** تاریخ شہادت ۲؍اگست ۱۹۸۹ء۔ آپ حضرت مولوی رحیم بخش صاحبؓ آف تلونڈی جھنگلاں اور حضرت برکت بی بی صاحبہؓ کے ہاں ۱۹۲۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹری کا کورس پاس کیا اور کچھ عرصہ بطور واقفِ زندگی ناصر آباد اسٹیٹ کی ڈسپنسری میں خدمت بجالاتے رہے۔ اس کے بعد پہلے اپنے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب شہید کے پاس نوابشاہ رہے اور پھر قاضی احمد ضلع نوابشاہ میں اپنا کلینک کھول لیا۔ بوقت شہادت قاضی احمد کی جماعت کے صدر تھے۔

۱۹۸۴ء میں جب حالات خراب ہوئے تو ان کو کئی دفعہ دھمکی آمیز خطوط آئے کہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے لیکن آپ کو ان دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ تھی بلکہ نماز تہجد میں شہادت کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ایک روز ایک شخص اپنے آپ کو مریض ظاہر کر کے دوکان میں آیا اور اس نے آتے ہی کئی فائر کئے اور ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت شہادت کا رتبہ پا لیا۔ آپ آبِ زمزم سے دھلے ہوئے دو کفن مکہ سے لائے تھے۔ آپ کی خواہش تھی کہ انہی میں آپ کو دفنایا جائے۔ اصولاً تو شہید کو کفن نہیں دیا جاتا اپنے انہی کپڑوں میں مدفون ہوتا ہے جن میں خون میں لت پت وہ شہید ہوتا ہے لیکن ان کی خواہش تھی کہ ان کو مکہ والا کفن دیا جائے۔ اس کا سبب اللہ نے یہ بنا دیا کہ پولیس نے وہ کپڑے اپنے قبضے میں لے لئے جن کپڑوں میں شہید ہوئے تھے اور باوجود اصرار کے ان کو واپس نہ کیا۔ نتیجۃً ان کو اسی مکہ والے کفن میں جو آبِ زمزم میں دھلا کر اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اسی میں دفن کیا گیا۔

شہید مرحوم نے اپنی بیوہ غلام فاطمہ بی بی صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی پسماندگان میں چھوڑے۔ محمد عبدالسمیع جدران صاحب شادی شدہ ہیں اور امریکہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالحلیم جدران صاحب اسلام آباد (پاکستان) میں اسسٹنٹ چیف منسٹری آف فنانس میں کام کرتے ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ عبدالرفیق جدران صاحب M.Sc نصرت جہاں سکیم کے تحت تیرہ سال بطور وقف مغربی افریقہ میں کام کرتے رہے آج کل کینیڈا میں مقیم ہیں۔ امۃ اللہ خانم صاحبہ شادی شدہ ہیں اور نوابشاہ میں رہ رہی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمومن جدران صاحب شادی شدہ ہیں۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۶ء تک وقف کیا اور اب بسلسلہ تعلیم خود تو آئرلینڈ میں ہیں اور ان کی بیگم طاہرہ مومن اور بچے یہاں لندن میں مقیم ہیں۔

ضلع نوابشاہ کا وہ بااثر زمیندار جو کہ پیر بیر والے کا مرید تھا اور جس کی ایماء پر ہی اس علاقہ کے اکثر احمدی ڈاکٹروں کی شہادتیں ہوئیں، اس کی موت اپنے اندر ایک عبرت کا نشان رکھتی ہے۔ اس کے جوان بیٹے نے گھر والوں سے باہمی مشورہ کے بعد اپنے باپ کو رات سوتے میں گولی ماری۔ گولی لگنے کے بعد وہ ذرا سا اٹھا تو اس کی بیوی اور بچوں نے سمجھا کہ اس کو گولی نہیں لگی اور اگر یہ بچ گیا تو ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ چنانچہ اس کی بیوی، بیٹیوں اور بیٹے نے مل کر اس کا گلا دبانا شروع کیا اور اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کی موت کا یقین نہیں ہو گیا۔

ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب شہید قاضی احمد (ضلع نوابشاہ)۔ یوم شہادت ۲۸؍ستمبر ۱۹۸۹ء۔ آپ ڈاکٹر عبدالقدیر جدران کے بڑے بھائی تھے۔ تقسیم ملک کے بعد سندھ میں آ کر آباد ہوئے اور شہادت کے وقت قاضی احمد ضلع نوابشاہ میں رہائش پذیر تھے۔

واقعہ شہادت: ۲۸؍ستمبر ۱۹۸۹ء کو آپ حسب معمول اپنے کلینک میں کام کر رہے تھے کہ ایک مریض کو دیکھنے کے لئے جانا پڑا۔ مریض دیکھ کر واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں تین افراد میں سے ایک نے آپ کی کمر کے ساتھ پستول رکھ کر فائر کر دیا۔ آپ گر گئے۔ لوگوں نے آپ کو اٹھایا اور ایدھی ٹرسٹ کی ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال لے گئے لیکن آپ راستہ ہی میں دم توڑ گئے۔ کسی دوست نے جو آپ کو پہچانتا تھا آپ کے گھر ٹیلیفون کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

شہید مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے: امۃ القدوس صاحبہ شادی شدہ ہیں اور لاہور میں رہتی ہیں۔ عبدالقیوم صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ شادی شدہ ہیں، نوابشاہ میں مقیم ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالشکور صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ شادی شدہ ہیں، نوابشاہ میں مقیم ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالماجد صاحب شادی شدہ ہیں اور کراچی میں ملازمت کرتے ہیں۔ امۃ الصبور صاحبہ ایم۔ اے اہلیہ مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ میں رہتی ہیں۔ سب بچے اللہ کے فضل سے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔

شہادت **مبشر احمد صاحب شہید۔ تیماپور، کرناٹک (بھارت)۔** یوم شہادت ۳۰؍جون ۱۹۹۰ء۔ جماعت احمدیہ عالمگیر نے جب صد سالہ جشن کی تقریبات منائیں تو تیماپور کی جماعت نے بھی شایانِ شان پروگرام بنایا۔ اس سے وہاں کے شرپسند غیر احمدیوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور شرارتیں کرنے لگے۔ ۲۹؍جون ۱۹۹۰ء کو ایک احمدی خاتون کی وفات پر جنازہ کو اٹھانے کے لئے مقامی مسجد کی انتظامیہ سے ڈولا مانگا گیا تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ وہاں رواج یہ ہے کہ وفات شدگان کو ڈولے میں ڈال کر لے جایا جاتا ہے۔ ہر ملک کے اپنے اپنے رواج ہوتے ہیں وہاں کا یہی رواج ہے جس پر سب احمدی اور غیر احمدی برابر عمل کرتے ہیں۔ وہاں کے مقامی رواج کے مطابق جنازہ کو قبرستان تک پہنچانے کے لئے چارپائی کی جگہ ڈولا استعمال کیا جاتا ہے۔

اگلے دن ۳۰؍جون کو پولیس انسپکٹر کی موجودگی میں دوبارہ مطالبہ کیا گیا تو نہ صرف یہ کہ انکار کر دیا گیا بلکہ پہلے سے تیار شدہ منصوبہ کے مطابق اُن چند احمدیوں پر جو ڈولا حاصل کرنے کے لئے گئے تھے، ایک جمِ غفیر نے لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں چند احمدی سخت زخمی ہو گئے جن میں سے مکرم مبشر احمد صاحب ناگنڈ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کے پسماندگان وغیرہ کے متعلق کوئی دوسری خبر نہیں ملی۔ اب اس خطبہ کو سننے کے بعد شاید اطلاعیں آ جائیں مگر ان کا اب دوبارہ کسی خطبے میں ذکر نہیں ہو سکتا۔ یہ ریکارڈ میں چلی جائیں گی۔

نصیر احمد علوی صاحب شہید۔ دوڑ ضلع نوابشاہ۔ تاریخ شہادت ۱۷؍نومبر ۱۹۹۰ء۔ نصیر احمد علوی شہید کے والد صاحب جو دوڑ ضلع نوابشاہ کے رہنے والے تھے خود احمدی ہوئے تھے، نہایت مخلص اور فدائی تھے۔ یہ آپ ہی کی نیک تربیت کا نتیجہ تھا کہ نصیر احمد علوی دوسروں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں سرگرداں رہتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ اگر میں دن میں دو چار آدمیوں کو تبلیغ نہ کر لوں تو میرا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے دن بدن متعصب لوگ آپ کی مخالفت میں بڑھتے رہے۔ ایک دو دفعہ دھمکی بھی ملی کہ اگر تبلیغ سے باز نہ آئے تو آپ کو مار دیا جائے گا لیکن آپ نے اس دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کی اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔

۱۷/نومبر ۱۹۹۰ء کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات دو بجے تین آدمی آپ کے گھر آئے۔ ان میں سے دو تو دیوار پھلانگ کر اندر آگئے اور ایک دیوار پر کھڑا رہا۔ گھر کے اندر داخل ہونے والے دو افراد میں سے ایک نے آپ کے منہ پر تکیہ رکھا اور دوسرے نے آپ کے دل کے بالکل قریب فائر کیا۔ آپ کی اہلیہ فائر کی آواز سن کر جاگ اٹھیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ ایک آدمی آپ پر جھکا ہوا ہے۔ اہلیہ نے اس کو پیچھے سے پکڑنا چاہا تو اس نے کہنی مار کر انہیں نیچے گرادیا اور دیوار پھلانگ کر بھاگ گیا۔ اہلیہ نے جب آپ کے اوپر سے کپڑا ہٹایا تو زندگی کی رمق ابھی باقی تھی۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا لیکن رستہ ہی میں آپ شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون.

آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی فرحت نصیر صاحبہ سمبڑیال میں بیاہی ہوئی ہیں۔ دوسری بیٹی انیقہ چودھری صاحبہ ہومیوپیتھی کے کورس میں پورے ملک میں اوّل رہیں۔ ان کا نکاح ٹورانٹو کے صفدر حسین واجد سے ہوچکا ہے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔ تینوں بیٹے احسان الحق علوی، انعام الحق علوی اور انوار الحق علوی ابھی زیر تعلیم ہیں۔

محمد اشرف صاحب شہید جلھن ضلع گوجرانوالہ۔ یوم شہادت ۱۶/دسمبر ۱۹۹۲ء۔ محمد اشرف صاحب آف جلھن ضلع گوجرانوالہ ۱۹۸۴ء میں خود احمدی ہوئے اور بہت جلد جلد ترقی کی۔ مجھے لکھا کرتے تھے کہ میں تو ہر وقت جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں سوائے بیوی بچوں کے کوئی میرا نہیں رہا۔ ان پر ۱۶/دسمبر ۱۹۹۲ء کی رات کو حملہ کیا گیا۔ حملہ آوروں نے دھوکہ سے ان کا اعتماد حاصل کیا۔ رات ان کے پاس ٹھہرے۔ کھانا کھایا اور پھر سوتے میں اُن کے سر اور چہرے پر پستول سے فائر کر کے شہید کر دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان کی اہلیہ نے اپنے بیٹے کو ساتھ کے گاؤں اطلاع دینے کے لئے بھجوایا تو سب خبر سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے مگر خدا کی راہ میں جان دینے والے اس دوست کے بیٹے نے ان کو تسلیاں دیں کہ میرا باپ نیک انجام کو پہنچا ہے۔ میری والدہ بھی خوش ہیں اور راضی ہیں۔

شہید مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چھ بیٹے چھوڑے جو سب ابھی زیر تعلیم ہیں۔ بچوں کے اسماء یہ ہیں:- اشتیاق احمد صاحب۔ اعجاز احمد صاحب۔ **افتخار احمد** صاحب۔ شہزاد احمد صاحب۔ طاہر احمد صاحب۔ خرم شہزاد صاحب۔ صالحہ اشرف صاحبہ اور سعیدہ اشرف صاحبہ۔

رانا ریاض احمد صاحب شہید۔ لاہور۔ تاریخ شہادت ۵/فروری ۱۹۹۴ء۔ آپ ۱۵/مارچ ۱۹۵۴ء کو مکرم رانا عبدالستار صاحب کے ہاں ضلع وہاڑی کے گاؤں 285-E.B میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد بلڈنگ میٹیریل کا کاروبار شروع کیا۔ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت چودھری غلام قادر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف لنگری ضلع جالندھر کا داماد بننے کا شرف نصیب ہوا۔

واقعہ شہادت:- ۲/فروری ۱۹۹۴ء کی سہ پہر تین بجے دس معاندین احمدیت نے شہید مرحوم کے والد مکرم رانا عبدالستار صاحب جو ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے پر حملہ کیا اور زدوکوب کرنے کے بعد انہیں اغواء کرنے کی کوشش کی۔ اسی اثنا میں رانا ریاض احمد صاحب گھر سے باہر آئے اور والد صاحب کو بچانے کی کوشش کی تو ایک بدبخت نے بالکل قریب سے ان پر فائر کیا جو پیشانی پر لگا اور آپ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دو دن زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد ۵/فروری ۱۹۹۴ء کو اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اور موت پر ہمیشہ کی زندگی فتح یاب ہوئی۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۳۹ سال تھی۔ آپ کی شہادت کے صرف چار ماہ بعد آپ کی اہلیہ بھی وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں اور ابھی زیر تعلیم ہیں۔ دو بیٹے وقفِ نو کی تحریک میں بھی شامل ہیں۔ شہید مرحوم اپنے بھائیوں اور بہنوں میں سب سے بڑے تھے۔ ان کے پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور ان دنوں جامعہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قابل انسان ہیں۔

احمد نصر اللہ صاحب شہید۔ لاہور۔ تاریخ شہادت ۵/فروری ۱۹۹۴ء۔

آپ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ساکن آسٹریلیا کے صاحبزادے اور حضرت چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے تھے۔ آپ اپنی والدہ مکرمہ اَمَۃ الحیَ صاحبہ اہلیہ چودھری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور کے پاس لاہور میں رہتے تھے۔ آپ انتہائی نیک نفس، سادہ اور پروقار طبیعت کے مالک تھے۔ بچپن سے ہی تہجد گزار تھے۔ خدا کے فضل سے موصی بھی تھے اور ہر مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

۵/فروری ۱۹۹۴ء کو آپ اپنی رہائش گاہ پر آرام کر رہے تھے کہ بعض نامعلوم حملہ آوروں نے کمرہ میں گھس کر آپ کے سر پر آہنی سریہ مار مار کر آپ کو شہید کر دیا اور جاتی دفعہ دروازہ کو باہر سے مقفل کر گئے۔ اگلے دن شام کے وقت آپ کی شہادت کا علم ہوا۔ ۷/فروری کو ربوہ میں عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ غیر شادی شدہ تھے۔ یہ سمجھ نہیں آئی کہ موصی تھے تو عام قبرستان میں کیوں تدفین ہوئی۔ یہ معلوم کرنا چاہئے نظام وصیت سے۔ اس وقت تو مجبوری ہوگی پولیس کی کہ بعض دفعہ نعش کو دیکھنے کے لئے دوبارہ نکالا جاتا ہے مگر بعد میں تو ان کی نعش، ان کے تابوت کو بہشتی مقبرے میں منتقل کر دینا چاہئے۔

وسیم احمد بٹ صاحب شہید سمن آباد ضلع فیصل آباد اور **حفیظ احمد بٹ صاحب شہید فیصل آباد**۔ تاریخ شہادت ۳۰/اگست ۱۹۹۴ء۔

مکرم وسیم احمد صاحب بٹ ۱۹۶۹ء میں مکرم محمد رمضان بٹ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے اور مڈل تک تعلیم حاصل کی اور پھر پاور لومز کا کام کرنے لگے۔ جماعت سے بہت لگاؤ رکھتے تھے اور دعوت الی اللہ میں خوب حصہ لیتے تھے۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور چندہ میں بھی بہت باقاعدہ تھے۔ غریب پرور تھے۔

واقعہ شہادت:- ۳۰/اگست ۱۹۹۴ء کو ایک شخص مشتاق اور اس کے ساتھی حملہ آوروں نے آپ پر اور آپ کے بھائیوں پر رائفلوں سے گولیاں برسائیں، جن میں سے ایک گولی آپ کے دل پر اور دوسری بائیں ٹانگ پر لگی اور آپ موقع پر ہی شہید ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بوقت شہادت آپ کی عمر 25 سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔

اس حملہ میں آپ کے بڑے بھائی محمد امین بٹ اور دو چچازاد بھائی حفیظ احمد صاحب بٹ اور اختر کریم صاحب بٹ بھی شدید زخمی ہوئے جن میں سے حفیظ بٹ صاحب ابن اللہ رکھا بٹ صاحب نے الائیڈ ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ دونوں کی تدفین ۳۱/اگست ۱۹۹۴ء کو ربوہ کے قبرستان عام میں ہوئی۔

حفیظ بٹ شہید ایک ہمدرد، ملنسار اور مخلص احمدی تھے اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ نماز باجماعت کے علاوہ تہجد بھی ادا کیا کرتے تھے اور چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھے۔ بوقت شہادت عمر اٹھارہ سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں آپ کے والدین، چھ بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ چار بھائیوں اور تین بہنوں کی شادیاں ہوچکی ہیں اور دو بھائی ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

شہادت **پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر صاحب شہید اسلام آباد (پاکستان)**۔ تاریخ شہادت ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء۔ پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر شہید ۱۹۵۲ء میں ڈاکٹر سید محمد جی احمدی اور سیدہ امۃ الوحید صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت سید محمد شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ یعنی پروفیسر ڈاکٹر نسیم صاحب بچپن سے ہی غیر معمولی ذہین تھے اور خدا کے فضل سے مڈل سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی۔ تک مسلسل تعلیمی وظائف حاصل کرتے رہے۔

پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے وارسا ٹیکنیکل یونیورسٹی پولینڈ میں داخل ہوئے اور ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد ۱۹۸۰ء میں واپس آئے۔ پولینڈ میں قیام کے دوران آپ نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ادارے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس سے رابطہ رکھا اور ان کے مختصر کورسز میں داخلہ لیا۔ اسی دوران سویڈن، جرمنی اور اٹلی کی کئی اور اہم یونیورسٹیوں سے بھی آپ کا رابطہ ہوگیا۔ چنانچہ آپ تقریباً ہر سال کسی نہ کسی بین الاقوامی یونیورسٹی میں وزیٹنگ پروفیسر کے طور پر جاتے رہے۔

ٹیکنیکل یونیورسٹی برلن میں تقریباً ایک سال گزارا اور پھر اس یونیورسٹی سے اپنے قریبی روابط کی بنا پر Defects in Semi-conductor Materials اور High Temperature Super Conductivity کے میدان میں ایسی اعلیٰ اور قابل قدر ریسرچ کی کہ برلن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں آپ کی نگرانی میں Semi-conductor Materials پر مزید تحقیق کے لئے ایک شعبہ کھولنے کی منظوری دے دی۔ اس سلسلے میں تمام انتظامات مکمل تھے اور جرمنی سے اہم سائنسی آلات کی درآمد شروع ہونے والی تھی کہ آپ کی شہادت ہوگئی۔

آپ نے F.Sc. سے لے کر M.Sc. تک کا طالبعلمی کا زمانہ راولپنڈی میں ایک مستعد متحرک خادم کے طور پر گزارا اور مختلف شعبوں کے ناظم رہے۔

واقعہ شہادت:- ۱۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء، رات ساڑھے دس بجے آپ نے گھنٹی بجنے پر اپنے گھر کا دروازہ کھولا تو چہرے پر نقاب اوڑھے ہوئے ایک شخص نے گھر کے دروازے کے عین سامنے آپ پر کلاشنکوف کے دو فائر کئے۔ ایک دل پر لگا اور دوسرا گردن پر۔ دونوں گولیاں جسم سے پار ہو کر پیچھے دیوار پر لگیں جن سے سخت کنکریٹ کا پلستر بھی اکھڑ گیا۔ قاتل فوری طور پر دیوار پھلانگ کر عقبی جنگل میں فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ اس حادثہ کی عینی شاہد آپ کی اہلیہ مکرمہ تمکین بابر صاحبہ کے بیان کے مطابق قاتل چھ فٹ قد کا ایک تنومند شخص تھا جس نے شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی، چہرے پر نقاب تھا جس میں سے صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔ اس کے پاس اسلحہ تھا جو اس نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی آپ پر تان رکھا تھا۔ اُس نے کوئی آواز نہ نکالی نہ بات کی، بس چشم زدن میں فائر کر کے فرار ہوگیا۔

آپ کی اہلیہ کے شور مچانے پر ایک ہمسایہ پروفیسر پرویز ہود بھائی دوڑے آئے اور اپنی کار میں ڈاکٹر نسیم بابر کو ڈال کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے لیکن راستے ہی میں روح قفس عنصری سے

پرواز کر گئی۔ اِنا للہ وَ انا الیہ راجعون۔

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے۔ تینوں بچے ریما بابر، سقراط بابر اور جبران بابر ابھی زیر تعلیم ہیں اور آجکل اپنی والدہ کے ہمراہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ آپ کی ایک بہن مکرمہ روبینہ ہاشمی صاحبہ یہاں لندن میں رہتی ہیں اور مکرم خاور ہاشمی صاحب کی اہلیہ ہیں۔ آپ کی خالہ محترمہ طاہرہ وِنڈر مین صاحبہ بھی یو کے جماعت کی ایک مخلص اور مستعد خاتون ہیں اور بڑی محنت سے انگلش ڈاک کا کام کرتی ہیں۔

آپ کی شہادت پر جرمنی کے سفیر کے علاوہ قائداعظم یونیورسٹی کے مختلف پروفیسرز اور دیگر شخصیات نیز ملکی اخبارات "دی نیوز" راولپنڈی، ہفت روزہ Pulse اسلام آباد، "دی مسلم" اسلام آباد نے ملائیت اور مذہبی تعصب کو جتنا بھی وہ برا بھلا کہہ سکتے تھے، کہا اور آپ کی وفات پر آپ کے پسماندگان سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

یہ مختصر ذکر ہے اس شہادت کا۔ اس کے بعد اگلے خطبہ سے انشاء اللہ باقی شہداء کا ذکر شروع کیا جائے گا۔

بقیہ: افتتاحی خطاب از صفحہ نمبر 8

اسے غنیمت سمجھیں"۔

پھر فرمایا: "یہ ایام پھر نہ ملیں گے اور یہ کہانیاں رہ جائیں گی"۔

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۸۹۹ء کی ایک پر درد دعا حضور نے پیش فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں: "اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر قدوس حی و قیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیری قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا ہے مگر اے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذّاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دلآزار باتوں سے مجھے ستایا گیا۔ سوائے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو۔ اور وہ تجھے پہچانیں .... اور دنیا میں تیرا اجلال چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھائی دے جو کہ ایک لحہ میں ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔ سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں۔ لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کے لئے۔ بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں .... میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے اس لئے میری روح تیرے نام سے اچھلتی ہے جیسے کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا۔ اس لئے نہ میں نے بلکہ میری روح نے اس بات پر زور دیا کہ میں یہ دعا کروں کہ اگر میں تیرے حضور سچا ہوں تو .... میرے لئے کوئی اور نشان دکھا اور اپنے اس بندے کے لئے کوئی اور گواہی دے۔ جس کو زمانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر .... اور میری روح دیکھ رہی ہے کہ خدا میری سنے گا"۔ (اشتہار ۵/نومبر ۱۸۹۹ء)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس آخری اقتباس کے ساتھ آئیے ہم سب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں ہاتھ اٹھائیں اور ہماری روح بھی اس طرح خدا کے حضور بے چین ہو کر اچھلے جس طرح بچہ اپنی ماں کے دودھ کے لئے اچھلتا ہے اور اسی بے قراری کے ساتھ ہمارے دل سے دعائیں بلند ہوں اور رب العزت ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی۔

حیدر آباد کی ڈائری

تقریب یوم آزادی بمقام فلک نما حیدر آباد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حیدر آباد کو یوم آزادی نہایت احسن رنگ میں منانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

۱۵ر اگست بروز اتوار مکرم سید جہانگیر علی صاحب سابق امیر جماعت حیدر آباد کی صدارت میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد بمقام فلک نما یوم آزادی کی تقریب صبح ۱۰ بجے منعقد ہوئی۔

محترم سید جہانگیر علی صاحب نے پرچم کشائی کی۔ اطفال الاحمدیہ کے بچوں نے ترانہ وطن خوش الحانی سے پڑھا۔ عزیزم سلمان احمد صابر نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عزیزم زبیر احمد نے نظم پیش کی۔ عزیز مبارک احمد غوری نے یوم آزادی پر ایک مختصر تقریر کی۔ بعد ازاں عزیز نیر احمد نے انگریزی میں تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبد المنان صاحب صوبائی قائد خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش نے حب الوطنی پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے پیارے وطن سے محبت پیار نیز اخوت اور اتحاد پر تقریر کی۔ محترم صدر صاحب جلسہ نے دعا کروائی۔ اس تقریب میں قرب وجوار کے بہت سارے معززین کو مدعو کیا گیا تھا۔ نیز انصار' خدام' اطفال اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیموں نے بھی حصہ لیا۔

سالانہ مقامی اجتماع مجلس انصار اللہ حیدر آباد

اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ مجلس انصار اللہ حیدر آباد کو یک روزہ سالانہ مقامی اجتماع ۲۲ر اگست بروز اتوار کو منعقد کرنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔

افتتاحی اجلاس:۔ افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم رحمت اللہ صاحب غوری ناظم صوبائی مجلس انصار اللہ شروع ہوا اجتماع کا آغاز حافظ عبد القیوم صاحب صابر کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم حمید احمد صاحب غوری زعیم انصار اللہ حیدر آباد کے عہد دہرانے اور مکرم رشید احمد صاحب دیودرگی کی نظم کے بعد مکرم شمس الدین صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور آخر پر صدارتی خطاب میں مکرم ناظم صاحب صوبائی نے احباب جماعت سے تعاون۔ بیداری نیز باعمل زندگی گذارنے پر زور دیا۔ اور دُعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ورزشی مقابلہ جات: انصار احباب کے درمیان میوزیکل چیئر کا دلچسپ مقابلہ ہوا دیگر ورزشی مقابلہ جات میں پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائینہ اور ذہانت کا پر لطف مقابلہ ہوا۔ کثیر تعداد میں انصار احباب نے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا۔

علمی مقابلہ جات:۔ ورزشی مقابلہ جات کے بعد تلاوت قرآن کریم نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات منعقد ہوئے جس میں کثیر تعداد میں انصار احباب نے حصہ لیا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد احباب نے کھانا تناول فرمایا جس کا انتظام مکرم سعید احمد صاحب انصاری کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اجتماع کا دلچسپ پہلو یہ بھی تھا کہ اس اجتماع میں خدام۔ اطفال۔ لجنہ اماء اللہ و ناصرات کی تنظیموں نے بھی کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ کئی زیر تبلیغ افراد بھی مدعو تھے۔

اختتامی اجلاس: اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد منعقد ہوا۔ خاکسار نے "انصار اللہ کا مقام اور ذمہ داریاں" کے عنوان پر قرآن اور احادیث کی روشنی میں تقریر کی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد نے صدارتی خطاب فرمایا۔ بعدہ انعامات تقسیم ہوئے۔ دس سال کی عمر تک ناظرہ قرآن کریم ختم کرنے والے اطفال کو نیز بہترین تعاون اور خدمت کرنے والے انصار و خدام کو بھی مجلس انصار اللہ کی جانب سے خصوصی انعامات دئے گئے۔ آخر میں مکرم حمید احمد صاحب غوری نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدر آباد نے دعا کروائی۔ یہ یک روزہ اجتماع خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

قبل ازیں ۲۷ر جون کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ۲۵ جولائی کو خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ حیدر آباد کا یک روزہ سالانہ اجتماع بھی منعقد کیا گیا تھا۔

(سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ حیدر آباد)

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR

& MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

ESTD:1898

MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS

NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT

BANGALORE - 560002 INDIA

☎: 6700558 FAX: 6705494

بقیہ:افتتاحی خطاب جلسہ برطانیہ از صفحہ اول

خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے باران رحمت کا دروازہ آسمان سے کھلے گا یا غیر معمولی کوئی نشان روحانی فتح اور نصرت کا ظاہر ہو گا مگر نشان ہو گا۔ نہ معمولی بات"۔(الحکم جلد ۳ نمبر ۳۶۔ ۱۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء)

حضور نے فرمایا کہ اس سال جب آپ کے سامنے رپورٹ پیش کی جائے گی تو دنیا کے ہر ملک کا بارش کے ساتھ ایک تعلق ہے۔ روحانی بارش ہونے سے پہلے ظاہری بارش بھی ہوتی ہے اور ایسے حالات میں ہوتی ہے کہ انسان وہم و گمان بھی نہیں کر سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود کا یہ الہام بڑی شان کے ساتھ ظاہری صورت میں بھی پورا ہو رہا ہے اور باطنی صورت میں بھی۔

☆......☆......☆

پھر حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام بیان فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"۲۰/اکتوبر ۱۸۹۹ء کو خواب میں مجھے یہ دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے۔ اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔

میں نے اس خواب کی یہ تعبیر کی ہے کہ عزیز عزت پانے والے کو کہتے ہیں اور سلطان جو خواب میں اس لڑکے کا باپ سمجھا گیا ہے یہ لفظ یعنی سلطان عربی زبان میں اس دلیل کو کہتے ہیں کہ جو ایسی بین الظہور ہو جو بباعث اپنے نہایت درجہ کے روشن ہونے کے دلوں پر اپنا تسلط کر لے۔ گویا سلطان کا لفظ تسلط سے لیا گیا ہے اور سلطان عربی زبان میں ہر ایک قسم کی دلیل کو نہیں کہتے بلکہ ایسی دلیل کو کہتے ہیں جو اپنی قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کر لے اور طبائع سلیمہ پر اس کا تسلط تام ہو جائے۔ پس اس لحاظ سے کہ خواب میں عزیز جو سلطان کا لڑکا معلوم ہوا اس کی یہ تعبیر ہوئی کہ ایسا نشان جو لوگوں کے دلوں پر تسلط کرنے والا ہو گا ظہور میں آئے گا۔ اور اس نشان کے ظہور کا نتیجہ جس کو دوسرے لفظوں میں اس نشان کا بچہ کہہ سکتے ہیں دلوں میں میرا عزیز ہونا ہو گا۔ جس کو خواب میں عزیز کے تمثل سے ظاہر کیا گیا"۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۲۔اشتہار ۲۲/اکتوبر ۱۸۹۹)

حضور نے فرمایا کہ ضمناً یہ بھی میں بتاؤں کہ یہ رؤیا اپنے ظاہری معنوں میں بھی پوری ہو چکی ہے۔ مرزا عزیز احمد صاحب جو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے صاحبزادہ ہیں فروری ۱۹۰۶ء میں اپنے دادا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

☆......☆......☆

پھر ایک اور الہام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

"۱۹/ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا: انا اخرجنا لك زروعاً یا ابراهیم۔ یعنی اے ابراہیم! ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اگائیں گے"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے سے تعلق رکھنے والا ہے۔ اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو جو احمدیت کی ہری بھری کھیتیاں اگ رہی ہیں اور سارے عالم میں اگ رہی ہیں، وہ مراد ہو سکتی ہیں۔ دوسرے ابراہیم کے خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی روحانی ذریّت بہت کثرت سے پھیلے گی۔

دوسرے زروع سے مراد ربیع کی فصلیں بھی ہو سکتی ہیں۔ جیسے گندم، جو وغیرہ۔ یہ حصہ ممکن ہے ۱۹۰۰ء کی ربیع کی شکل میں کسی صورت میں پورا ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: دعا کریں کہ ہمارے زمانہ میں بھی ربیع میں جو آئندہ آنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس الہام کی صداقت کو دوبارہ پورا کرے۔

☆......☆......☆

پھر حضور ایدہ اللہ نے ۱۷/جون ۱۸۹۹ء کے الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۷/جون ۱۸۹۹ء کو الہام ہوا: آگ اور دھواں ہے اور چنگاریاں اڑ کر آپ کی طرف آتی ہیں مگر ضرر نہیں دیتیں۔ اس حال میں آپ یہ پڑھ رہے ہیں:

"یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ. اِنَّ رَبِّیْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب یہ چنگاریاں اور آگ اور دھواں کس شکل میں نازل ہو گا یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ یہ نقشہ تو اٹامک بم کا ہے۔ مگر خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ بم کب چلے گا اور کیسے چلے گا اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں نشان کے طور پر ظاہر ہو گا۔ یہ لازماً پورا تو ہونا ہے۔ مگر ساتھ ہی جماعت کے لئے خوشخبری ہے کہ چنگاریاں اڑ اڑ کر جماعت کی طرف بھی آئیں گی مگر جماعت کو اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر محفوظ رکھے گا۔ ☆......☆......☆

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات بظاہر بعض چھوٹے چھوٹے الہامات ہوتے تھے اور اس قدر تیزی سے پورے ہوتے تھے کہ بعض چند گھنٹے کے اندر بعض اس سے بھی کم عرصہ میں، بعض دس پندرہ منٹ کے اندر پورے ہو جایا کرتے تھے اور یہ نشانات تھے جو بارش کی طرح نازل ہوتے رہتے تھے اور بظاہر چھوٹے مگر عظمت میں بہت بڑے ہوتے تھے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام ہوا تَرٰی فَخِذًا اَلِیْمًا کہ تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔

اب بھلا یہ بھی کوئی ایسا الہام ہے جو کوئی شخص اپنی طرف سے بنائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو بھی الہام ہوتا تھا بڑی امانت اور حفاظت کے ساتھ اپنے ساتھیوں کو بتا دیا کرتے تھے۔ اس نے کس رنگ میں پورا ہونا ہے یہ خدا پر چھوڑتے تھے۔ اور توکل کا ایک عظیم مقام تھا۔ چنانچہ آپ نے حضرت شیخ حامد علی صاحب کو سنایا کہ مجھے ظہر کی نماز کے وقت یہ الہام ہوا تَرٰی فَخِذًا اَلِیْمًا کہ تو ایک دردناک ران دیکھے گا۔ یہ الہام حافظ صاحب کو سنا کر آپؑ نماز کے لئے زینہ سے نیچے اترے تو دو گھوڑوں پر دو لڑکے سوار دکھائی دئے جن کی عمر بیس برس کے اندر اندر ہو گی اور ایک کچھ چھوٹا اور ایک بڑا۔ وہ سوار ہونے کی حالت میں ہی آگئے آئے۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ دوسرا سوار میرا بھائی ہے اور اس کی ران میں سخت درد ہو رہا ہے۔ دیکھیں یہ الہام کس حیرت انگیز سچائی سے پورا ہوا۔ اور کہا کہ ہم علاج کی خاطر آپ کے پاس آئے ہیں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس ران پر ہاتھ رکھا اور بغیر کسی دوا کے دیکھتے دیکھتے وہ ران خدا کے فضل سے ٹھیک ہو گئی۔

اسی تعلق میں آپ ۱۸۹۹ء کا الہام بیان فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ مجھے دانت میں سخت درد ہوئی۔ ایک دم قرار نہ تھا۔ کسی شخص سے میں نے دریافت کیا کہ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس نے کہا کہ علاج دندان اخراج دندان۔ اور دانت نکالنے سے میرا دل ڈرا۔ تب اس وقت مجھے غنودگی آگئی اور میں زمین پر بے تابی کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور چارپائی پاس بچھی ہوئی تھی۔ میں نے بے تابی کی حالت میں اس چارپائی کی پائینتی پر اپنا سر رکھ دیا اور تھوڑی سی نیند آگئی۔ جب میں بیدار ہوا تو درد کا نام و نشان نہ تھا۔ اور زبان پر یہ الہام جاری تھا، اِذَا مَرِضْتَ فَھُوَ یَشْفِیْ یعنی جب تو بیمار ہوتا ہے تو وہ تجھے شفا دیتا ہے۔(حقیقة الوحی۔روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۶)

حضور نے فرمایا اس کے برعکس بعینہ یہی تکلیف حضرت خلیفة المسیح الاول کو مہینہ بھر رہی اور ہر علاج کے باوجود دانت نکلوانا پڑا تھا۔

☆......☆......☆

الہام ۱۸۹۹ء:"خدا نے مجھے .... خبر دی کہ تیرے ساتھ آشتی اور صلح پھیلے گی۔ ایک درندہ بکری کے ساتھ صلح کرے گا اور ایک سانپ بچوں کے ساتھ کھیلے گا۔ یہ خدا کا ارادہ ہے گو لوگ تعجب کی راہ سے دیکھیں"۔(اشتہار واجب الاظہار صفحہ ۲،۳۔ ضمیمہ تریاق القلوب)

☆......☆......☆

ایک اور الہام ۱۸۹۹ء:۔ "مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا"۔(الحکم جلد ۳ نمبر ۴۰۔ ۱۰/نومبر ۱۸۹۹، صفحہ ۶۔ تذکرہ صفحہ ۳۵۰)

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دور کے گورنر جنرل ہیں اور آپ کی پیشگوئیاں لازماً پوری ہونگی۔ ایک ذرہ بھی ہمیں شک نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس رؤیا کی تعبیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"ہمارا نام حکم عام بھی ہے جس کا اگر انگریزی ترجمہ کیا جائے تو گورنر جنرل ہوتا ہے"۔

(الحکم مورخہ ۲۴/جولائی ۱۸۹۹ء)

☆......☆......☆

دسمبر ۱۸۹۹ء۔ فرمایا:

"رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے"۔

پھر فرمایا:

"جب انسان کو کامیابی حاصل ہو جاتی ہے اور عجز و مصیبت کی حالت نہیں رہتی تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے"۔(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۹ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا:

"ہمارے دوستوں کو کس نے بتایا ہے کہ زندگی بڑی لمبی ہے۔ موت کا کوئی وقت نہیں کہ کب سر پر ٹوٹ پڑے۔ اس لئے مناسب ہے کہ جو وقت ملے

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم — گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد بعض مقدمات کی تفصیل

(تیسری قسط)

شعائر اسلامی استعمال کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مکرم چوہدری عتیق احمد باجوہ صاحب ایڈووکیٹ جماعت احمدیہ وہاڑی کے خلاف مورخہ ۱۰ر نومبر ۱۹۹۲ء کو زیر دفعہ 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ تھانہ دانیوال ضلع وہاڑی درج کیا گیا۔ ان کا جرم یہ بتایا گیا کہ انہوں نے ۶ر جولائی ۱۹۹۲ء کو پریس کانفرنس کا انعقاد کرتے وقت اور ۲۹ر جولائی ۱۹۹۲ء کو ڈسٹرکٹ بار وہاڑی میں خطاب کرتے وقت شعائر اسلام استعمال کرکے توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے۔

یہ مقدمہ وہاڑی کے ایک شخص جاوید اقبال ولد نذیر احمد کی تحریری درخواست پر قائم کیا گیا۔ اس نے اپنی تحریری درخواست میں لکھا ہے کہ "عتیق احمد باجوہ قادیانی ہے، مرزا غلام احمد کا پیروکار ہے۔ اس طرح آئین اور قانون کی رو سے غیر مسلم ہے۔ یہ خود کو نظام عدل تحریک کا کنوینر قرار دیتا ہے۔ اس نے مورخہ ۶ر جولائی ۱۹۹۲ء کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا نیز مورخہ ۲۹ر جولائی ۱۹۹۲ء کو ڈسٹرکٹ بار وہاڑی سے خطاب سے پہلے **السلام علیکم، اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمداً عبدہ و رسولہ، اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پھر سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اس طرح میرے اور دیگر وکلاء کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا**۔ درخواست ہے کہ ان کے خلاف مذکورہ بالا دفعات کے تحت قانونی کاروائی کی جائے"۔

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

مکرم عتیق احمد باجوہ صاحب نے اس مقدمہ میں قبل از گرفتاری ضمانت کرائی مگر ۱۶ر جنوری ۱۹۹۳ء کو عدالت نے کنفرمیشن کے وقت ان کی ضمانت اچانک کینسل کردی اور انہیں گرفتار کرکے ملتان جیل بھجوا دیا گیا۔

یہ امر بھی یاد رہے کہ مکرم عتیق احمد صاحب باجوہ کو ۱۹ر جون ۱۹۹۷ء کو دشمنوں نے فائر کرکے اس وقت شہید کر دیا جب وہ اپنی زمینوں پر جا رہے تھے۔

☆......☆......☆

مناظرہ کا چیلنج دینے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مکرم رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ متعین جنوبی سرگودھا کے خلاف ایک اشد ترین مخالف احمدیت محمد اکرم طوفانی آف سرگودھا کی درخواست پر تھانہ کڑانہ ضلع سرگودھا میں مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۹۲ء زیر دفعہ 295/C (توہین رسالت) تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ درج کیا گیا۔ مولوی طوفانی نے اپنی ایک تحریری درخواست میں کہا کہ "چک ۳۸ جنوبی کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کیا جا رہا ہے جس کی صورت حال یہ ہے کہ قادیانیوں کا ایک مربی ارسال احمد چک ۳۳ اور چک ۳۸ جنوبی تھانہ کڑانہ میں مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیتا رہا ہے۔ آخر کار چک کے مسلمان میرے پاس آئے۔ میں نے مناظرہ سے بچنے کی کوشش کی لیکن اس قادیانی نے مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ تمہارے مولوی ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتے۔ آخر کار چک کے مسلمان میرے پاس دوبارہ آئے تو میں نے انہیں لٹریچر دیا۔ جب ان مسلمانوں نے مرزا صاحب کی کتاب کا حوالہ دے کر بتایا کہ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ وہ محمدؐ ہیں، رسول ہیں، ابراہیم ہیں تو کئی مسلمانوں کی موجودگی میں رانا ارسال احمد نے توہین رسالت کا ارتکاب کیا جس سے چک ۳۸ میں زبردست اشتعال پایا جاتا ہے۔ استدعا ہے کہ قادیانی مربی کے خلاف زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان قانونی کاروائی کرکے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے۔" چنانچہ ان کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔ سیشن جج سے ان کی ضمانت کرائی گئی مگر بعد میں سیشن جج نے ضمانت قبل از گرفتاری منسوخ کرکے ان کو گرفتار کرلیا گیا۔ اس کے بعد انکی ضمانت کی درخواست ہائی کورٹ لاہور میں دائر کی گئی جو منظور ہوگئی اسطرح آٹھ ہفتے جیل میں رہنے کے بعد وہ ضمانت پر باہر آئے۔ مقدمہ ابھی تک جاری ہے۔

☆......☆......☆

احمدی استانی پر توہین رسالت کا الزام

محترمہ استانی امتہ اللہ سلیم صاحبہ کے خلاف مورخہ ۴ر فروری ۱۹۹۳ء کو ایک مقدمہ زیر دفعات 295/A اور 295/C تھانہ دنیاپور ضلع لودھراں میں تبلیغ کرنے کے الزام میں درج کیا گیا۔

یہ مقدمہ دنیاپور کے رہائشی محمد علیم ولد عبدالرشید کی تحریری درخواست پر درج ہوا جس میں اس نے لکھا کہ "سائل کی دختر گورنمنٹ ہائی سکول دنیاپور میں جماعت ہشتم کی طالبہ ہے۔ مورخہ ۲۷ر جنوری ۱۹۹۳ء کو سکول کی چھٹی کے بعد میری بیٹی اور ایک اور طالبہ کلثوم اختر جماعت دہم نے مجھے بتایا کہ آج اسمبلی میں ٹیچر قیصرہ شہزادی نے تمام طالبات کو قادیانیت کا پرچار کیا اور عمومی طور پر تمام طالبات کو کلمہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھایا۔ ٹیچر مذکر کے ساتھ دو اور قادنی ٹیچر ز امتہ اللہ سلیم اور فرزانہ غنی بھی تھیں۔ قادیانیت کا پرچار کرکے انہوں نے ہم سب مسلمانان کے جذبات مشتعل کئے اسلئے ہر سہ کے خلاف تادیبی کاروائی فرمائی جائے"۔ چنانچہ استانی امتہ اللہ سلیم کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

مقدمہ کے اندراج کے پولیس پر دباؤ ڈالنے کے لئے تاجر برادری کے صدر عنایت اللہ نے ایک جلوس نکالا اور سڑکیں بلاک کرکے ٹائر جلائے گئے جس پر پولیس نے مقدمہ درج کرلیا۔

☆......☆......☆

لٹریچر دینے پر توہین رسالت کا مقدمہ

تھانہ چھاؤنی ایبٹ آباد میں مورخہ ۲۷ر جولائی ۱۹۹۳ء کو ایک مقدمہ زیر دفعہ 298/A، 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب کے خلاف درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ وقار گل جدون صدر ختم نبوت یوتھ فورس ایبٹ آباد کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا۔ درخواست دہندہ نے لکھا کہ "ہمیں معلوم ہوا ہے کہ چند یوم سے سید بشیر شاہ ولد سید رحیم شاہ گاؤں بھگلہ بذریعہ لٹریچر قادیانی مذہب کی تشہیر ایبٹ آباد میں کر رہا ہے۔ اس نے ایک کتاب "میری والدہ" مصنف چوہدری ظفر اللہ خان ایک شخص حامد ولد حاجی محمد صادق انور اور ٹھیکیدار احمد افضل کو پڑھنے کے لئے دی۔ کتاب "میری والدہ" کے ملاحظہ سے معلوم ہوا کہ اس میں مذہب اسلام کی توہین کی گئی ہے۔ حضور ﷺ اور اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں واضح گستاخیاں ہیں لہٰذا بذریعہ درخواست ہذا استدعا ہے کہ مذکورہ شخص کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے"۔ چنانچہ دفعات 295/C اور 298/C کے تحت سید بشیر احمد شاہ صاحب کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا۔

☆......☆......☆

تبلیغ کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو ایک احمدی نوجوان سعد رفیق جو انجنیرنگ یونیورسٹی میں طالب علم تھے اور ان کے والد میاں رفیق احمد صاحب کے خلاف سرور روڈ لاہور چھاؤنی ایک مقدمہ زیر دفعہ 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان درج کیا گیا۔ یہ مقدمہ رضوان غفور ولد میاں عبدالغفور نیو کیمپس لاہور کی تحریری درخواست پر درج کیا گیا جس میں لکھا گیا کہ "میاں سعد احمد قادیانی ہے لیکن اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے اور اسی بنیاد پر اس نے گورنمنٹ کالج لاہور اور انجیرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا اور تاحال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے شعبہ الیکٹریکل انجینئرنگ میں سال چہارم کا طالب علم ہے۔ یہ شخص براہ راست اور بالواسطہ اپنے دین کی تبلیغ سرعام کرتا ہے اور اپنے دین کو اسلام کہتا ہے اور زبانی و تحریری دونوں طریق سے اپنے دین کی دعوت دیتا ہے اور اس طرح مسلمانوں کے جذبات کو شدید طور پر مجروح کرتا ہے۔

آج مورخہ ۸ر اکتوبر بروز جمعہ بعد از فراغت نماز جمعہ ہم اپنے دوست حماد رانا رہائشی کینٹ بورڈ کے گھر جا رہے تھے۔ ہم سب یعنی رضوان، غفور، عاصم، نعمان بھٹی، نبیل، نعیم، وسیم، کامران، احسن عمر، آصف عمر، ندیم پرویز، انعام اللہ، محمد جمیل، فیض الاسلام، عرفان علی سید حماد رانا کے گھر جا رہے تھے تو راستے میں احسن عمر کو میاں سعد احمد مل گئے جس پر میاں سعد احمد نے احسن کو تبلیغ شروع کردی۔ احسن عمر کے بارہا منع کرنے کے باوجود وہ تبلیغ کرتا رہا۔ اسی اثناء میں اس کا والد میاں رفیق احمد بھی وہاں آگیا۔ دونوں نے سب کی موجودگی میں اعلانیہ نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت

توہین رسالت کے بعض مقدمات

سے انکار کیا اور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوئے اور ہمیں اپنے دین پر جو ان کے مطابق اصل اسلام ہے قائل کرنے کی کوشش کی اور مرزا طاہر احمد کو خلیفۃ المومنین کہا۔ یہ باتیں سن کر ہم مشتعل ہو گئے اور دونوں باپ بیٹے کو تھانہ لے آئے ہیں۔ میاں اسعد نے یہ باتیں تھانہ میں دہرائیں اور اس طرح وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھیل رہا ہے اور شدید اشتعال انگیزی کا باعث بن رہا ہے جو ایک ناقابل معافی فعل ہے اور قابل سزا جرم ہے اس لئے ان باپ بیٹا دونوں کے خلاف سخت قانونی کاروائی کی جائے"۔

چنانچہ درخواست پر دونوں باپ بیٹے کے خلاف مقدمہ نمبر ۸۷ تھانہ سرورروڈ ضلع لاہور میں درج ہو گیا۔

اصل واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ ان نوجوانوں نے باقاعدہ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق سعد رفیق کو اس کے گھر سے باہر بلایا اور اس کے گھر کے سامنے زدوکوب کیا۔ ان کے والد رفیق احمد صاحب اس کو بچانے کے لئے باہر نکلے تو انہیں بھی مارا۔ اس دوران کئی لوگ وہاں اکٹھے ہو گئے۔ راہ چلتے ہوئے دو پولیس اہلکار ان کو تھانہ لے آئے۔ وہاں پہنچ کر لڑکوں نے الزام لگایا کہ احمدی باپ بیٹا انہیں تبلیغ کر رہے تھے اور نعوذ باللہ اہانت رسول کریم ﷺ کے مرتکب ہو رہے تھے۔

☆......☆......☆

سراسر جھوٹا توہین رسالت کا ایک اور مقدمہ

مکرم چوہدری ریاض احمد ولد چوہدری رستم خان صاحب، مکرم بشارت احمد ولد مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب، مکرم قمر احمد اور مکرم مشتاق احمد پسران مکرم محمود احمد صاحب ساکن چک 15/DB ضلع میانوالی کے خلاف تھانہ پپلاں ضلع میانوالی میں ایک مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ مولوی محمد عبداللہ ولد محمد مظفر جو اسی گاؤں کا رہنے والا ہے نے زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان ایک مقدمہ مورخہ ۲۱ر نومبر ۱۹۹۳ء کو درج کروایا جو سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ مخالف نے اپنی درخواست میں لکھا:

"میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا کارکن ہوں۔ میں مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۹۳ء کو ۱۱ بجے دن کے قریب اپنے ایک کزن کے ساتھ سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ مسمیان ریاض احمد، بشارت احمد، قمر احمد اور مشتاق احمد جو کہ غیر مسلم قادیانی ہیں ہمیں دیکھ کر ہماری طرف بڑھے اور طنزاً کہا کہ یہ سرکاری مسلمان ہیں۔ اس طرح انہوں نے ہمارے مذہبی جذبات مجروح کئے لیکن ہم خاموش رہے اس کے باوجود انہوں نے رسول کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے اور یہ کہا کہ وہ مرزا غلام احمد کو سچا نبی مانتے ہیں جو حضور پاک ﷺ سے شان میں کم نہیں اور ساتھ ہی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کی بابت ناقابل برداشت کلمات کہتے ہوئے انہوں نے ہمیں کہا کہ ہمارے نبی کے تین لاکھ معجزات ہیں جبکہ آپ کے نبی کے تین ہزار معجزات تھے۔

اگر مذکورہ حالات کو مدنظر رکھ کر ملزمان کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو سارے علاقے کے مذہبی جذبات مجروح ہونگے اور امن عامہ کے نقص کے علاوہ مذہبی اختلاف پورے ملک کو لپیٹ میں لے لے گا لہٰذا ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر کے مشکور فرماویں۔

اس مقدمہ کے اندراج کے ساتھ ہی چاروں احمدیوں کو گرفتار کر کے میانوالی جیل بھجوادیا گیا۔ ان کی ضمانت کی درخواست سماعت کے لئے پیش ہوئی مگر اس پر تاریخیں پڑتی گئیں۔ جب کبھی عدالت میں ضمانت کی درخواست سماعت کے لئے پیش ہوتی مولوی محمد اکرم طوفانی آف سرگودھا اور دیگر مولوی اپنے چیلے چانٹوں کے ساتھ عدالت میں آموجود ہوتے اور مطالبہ کرتے کہ احمدیوں کی ضمانتیں نہیں ہونے دیں گے۔ آخر کار جنوری ۱۹۹۴ء کو عدالت نے ان کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دیں۔ لہٰذا ہائی کورٹ لاہور کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ ہائی کورٹ لاہور میں یہ درخواستیں جسٹس شیخ زبیر احمد کی عدالت میں زیر سماعت آئیں مگر انہوں نے یہ معاملہ چیف جسٹس کو بھجوا کر کہا کہ اس کو نپٹانے کے لئے بڑا بنچ مقرر کیا جائے چنانچہ چیف جسٹس نے جسٹس خلیل الرحمٰن، جسٹس نذیر اختر اور جسٹس شیخ زبیر احمد پر مشتمل ایک بنچ ضمانت کی درخواست کی سماعت کے لئے مقرر کیا۔

جنگ لندن کے شمارہ مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۹۴ء کی مندرجہ ذیل خبر کے مطابق یہ درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ اخبار نے لکھا:

"ہائی کورٹ نے تھانہ پپلاں ضلع میانوالی کے توہین رسالت کے مقدمے میں ملوث ایک ہی خاندان کے چار قادیانیوں کی ضمانت کی درخواستیں مسترد کر دی ہیں تاہم اس مقدمے کی سماعت کرنے والی ماتحت عدالت کو حکم دیا ہے کہ اس کیس کو دوسرے تمام کیسوں پر فوقیت دیتے ہوئے اس کی سماعت تیز رفتاری سے تین ماہ کے اندر اندر مکمل کرے۔ یہ حکم تھانہ پپلاں ضلع میانوالی کے ریاض احمد اس کے بیٹے بشارت احمد اور دو بھتیجوں قمر احمد اور مشتاق احمد کی طرف سے دائر کی گئی ضمانت کی درخواستوں پر لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس میاں نذیر اختر نے جاری کیا ہے۔

فاضل جج نے اپنے تفصیلی فیصلے میں لکھا ہے کہ درخواست گزاروں نے جو کہ قادیانی ہیں مبینہ طور پر نبی کریم صلعم کے بارے میں گستاخانہ زبان استعمال کر کے اور کھلے عام یہ کہہ کر کہ مرزا غلام احمد مرتبے میں رسول پاک صلعم سے کم نہیں تھا اور یہ کہہ کر کہ رسول پاک صلعم کے معجزوں کی تعداد تین ہزار اور مرزا غلام احمد کے معجزوں کی تعداد تین لاکھ ہے مرزا غلام احمد کو بلند تر روحانی مقام پر فائز کرتے ہوئے بادی النظر میں توہین رسالت کا ارتکاب کیا ہے"۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مقدمہ کی سماعت کے دوران اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نذیر احمد غازی نے کہا کہ قادیانی مذہب انگریز حکمرانوں کا لگایا ہوا پودا ہے اور قادیانیوں کی مذہبی کتابوں میں توہین رسالت پر مبنی مضامین شامل ہیں نیز نذیر احمد غازی نے عدالت میں یہ بیان بھی دیا ہے کہ اگر چاروں ملزمان احمدیت سے تائب ہو جائیں اور مرزا غلام احمد کی تعلیمات سے انکار کر دیں تو وہ ان کی ضمانت کی درخواستوں کی مخالفت نہیں کریں گے۔

اس کیس کا پس منظر یہ ہے کہ مکرم ریاض احمد صاحب اپنے گاؤں کے نمبردار ہیں مگر مدعی فریق نے ان کے خلاف مقدمہ دائر کر رکھا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ احمدی گاؤں کا نمبردار نہیں ہو سکتا۔ اس مقدمہ کی سماعت ڈپٹی کمشنر میانوالی نے کی اور فیصلہ مکرم ریاض احمد صاحب کے خلاف دیا مگر کمشنر سرگودھا نے اپیل پر مکرم ریاض احمد صاحب کے حق میں فیصلہ دے دیا اور لکھا کہ ایک احمدی کا نمبردار ہونے قانوناً منع نہیں۔ اس کے بعد مدعی محمد عبداللہ نے ریونیو بورڈ لاہور میں اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کی ہوئی ہے اس کے علاوہ بھی فریقین میں مقدمہ بازی چلی آرہی ہے ان حالات میں مخالفین نے مکرم ریاض احمد صاحب اور ان کے عزیزوں کے خلاف مذہبی تعصب کی وجہ سے عداوت کی بنا پر مورخہ ۲۱ر نومبر ۱۹۹۳ء کو توہین رسالت کا مقدمہ درج کرایا جو سراسر جھوٹا ہے۔ ہائی کورٹ میں ضمانت کی درخواستیں مسترد ہونے کے بعد سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا مگر وہاں بھی معاملہ التوا میں پڑتا گیا حتی کہ چار سال جیل میں رہنے کے بعد سپریم کورٹ نے بالآخر ان چاروں کی ضمانت کی درخواست منظور کر لی اور اب مقدمہ سیشن جج کی عدالت میں چل رہا ہے۔

☆......☆......☆

"حضور" کا لفظ استعمال کرنے پر توہین رسالت کا مقدمہ

روزنامہ الفضل کی انتظامیہ یعنی ایڈیٹر نسیم سیفی صاحب، پبلشر و منیجر آغا سیف اللہ صاحب اور پرنٹر قاضی منیر احمد صاحب کے خلاف ڈپٹی کمشنر جھنگ کی ہدایت پر دو مقدمات یکے بعد دیگرے مقدمہ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۹۹۴ء اور مقدمہ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۹۴ء کو تھانہ ربوہ میں زیر دفعہ 298/C درج کئے گئے۔ ان مقدمات کی وجوہات یہ بیان کی گئیں کہ مقدمہ نمبر ۱۲ میں جولائی ۱۹۹۳ء کے ۱۹ پرچوں میں اور مقدمہ نمبر ۲۶ میں ستمبر، اکتوبر اور نومبر ۱۹۹۳ء کے چار پرچوں میں "احمدیوں کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں لفظ "حضور" استعمال کیا گیا ہے۔ ان تینوں دوستوں کی ضمانت قبل از گرفتاری کروائی گئی مگر ۷ر فروری ۱۹۹۴ء کو جب ضمانت کی توثیق کے لئے سیشن جج چنیوٹ کی عدالت میں درخواست کی گئی جس پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج اختر نقوی نے نہ صرف ضمانتیں نامنظور کر دیں بلکہ فیصلہ ضمانت میں دفعات 298/C اور 295/C تعزیرات پاکستان کا اضافہ کر کے تینوں احباب کو گرفتار کر لیا۔

فیصلہ میں اس نے لکھا کہ میں نے پولیس فائل کے ساتھ منسلک الفضل کے پرچوں کا بغور معائنہ کیا ہے جس میں بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد کو نام لئے بغیر لفظ "حضور" تحریر ہے اور یہ لفظ جب کسی شخص کے نام کے بغیر بولا یا لکھا جائے تو اس سے مراد حضرت محمد ﷺ ہوتے ہیں اس طرح رسول کریم ﷺ کی ہتک کی گئی ہے جس کی وجہ سے دفعہ 295/C لاگو ہوتی ہے اور ایک جگہ مرزا غلام احمد کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا گیا ہے جو صرف صحابہؓ اور خلفاء راشدین کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے اس طرح وہ دفعہ 298/C کے تحت بھی سزا کے مستحق ہیں۔

اس طرح سیشن جج سید اختر نقوی نے ضمانت کی درخواستیں مسترد کرتے ہوئے پولیس کو ان احمدی احباب کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔

☆......☆......☆

رسالہ انصاراللہ کی انتظامیہ کے خلاف مقدمہ بھی توہین رسالت میں تبدیل کر دیا گیا

ماہنامہ انصاراللہ کی انتظامیہ مرزا محمد دین صاحب ناز ایڈیٹر، چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر اور قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر کے خلاف بھی دو مقدمات تھانہ ربوہ میں درج کرائے گئے۔

ایک مقدمہ نمبر ۲۸۵ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۹۳ء کو ایک مخالف سلسلہ صوفی نور محمد سکنہ احمد نگر نے ایڈیٹر پبلشر اور پرنٹر ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف درج کروایا جس میں تبلیغ کرنے کا جرم درج کیا گیا ہے۔ اور دوسرا مقدمہ نمبر ۱۱ ڈپٹی کمشنر جھنگ کی ہدایت پر ۱۵ر جنوری ۱۹۹۴ء کو زیر دفعہ 298/C تھانہ ربوہ میں درج ہوا جس میں کہا گیا کہ ماہنامہ انصاراللہ کے جون ۱۹۹۳ء کے شمارہ میں ایسا مواد ہے جس سے احمدیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔ ان مقدمات کی ضمانت کی توثیق کی تاریخ ۷ر فروری ۱۹۹۴ء کو تھی جہاں الفضل کے مقدمات کے ساتھ ایڈیشنل سیشن جج سید اختر نقوی نے ضمانت کی درخواستوں کو نامنظور کر کے تینوں احباب کی گرفتاری کے احکامات جاری کئے۔

اگرچہ پولیس نے دونوں مقدمات میں 298/C کی دفعہ لگائی تھی مگر جج صاحب نے ضمانتیں مسترد کرتے ہوئے دفعات 298/C اور 295/C کا اضافہ کر دیا۔

باقی

طالبانِ دعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان-248-1652, 248-5222

رہائش-243-0794, 27-0471

بھارت کی مختلف جماعتوں میں

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کوٹ پلہ اڑیسہ :۔ مورخہ ۹۹-۶-۲۷ بروز اتوار جماعت احمدیہ کوٹ پلہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت جوش وخروش سے منایا گیا۔ نماز تہجد کی ادائیگی درس و تدریس۔ اجتماعی وقار عمل۔ ناصرات و اطفال کے کھیلوں کا مقابلہ کوئز پروگرام۔ کلوجمیعا کا اہتمام کیا گیا بعد نماز مغرب وعشا خاکسار کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا جس میں تین تقاریر ہوئیں اور آخر میں خاکسار کے صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ (شمس الدین خان معلم کوٹ پلہ)

دیودرگ (کرناٹک) مورخہ ۹۹-۶-۲۶ بروز ہفتہ زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب نور صدر جماعت و نائب نگران اعلیٰ دیودرگ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا گیا۔ تقاریر عزیزہ امۃ البصیر عزیزہ امۃ السلام تنویر عزیزم سعادت احمد مستقیم عزیزم سعید احمد انور مکرم عبد العزیز صاحب استاد تیماپوری مکرم محمد حفیظ بھٹی صاحب معلم سلسلہ مکرم احمد حسین صاحب اور خاکسار کی ہوئیں۔ آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (حفیظ احمد الہ دین مبلغ سلسلہ)

کلکتہ:۔ ۹۹-۶-۲۷ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کلکتہ میں امیر صاحب صوبہ بنگال و آسام جلسہ منعقد ہوا۔ پہلی تقریر کاشف سہگل کی ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم فیروز الدین صاحب انور نے کی۔ اور تیسری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر مبلغ سلسلہ کی تقریر ہوئی اور پھر صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ایاز احمد بھٹی۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت)

کان پور (یوپی) ۹۹-۶-۲۷ زیر صدارت مکرم تحسین پرویز صاحب امیر جماعت کانپور جلسہ منعقد ہوا۔ تقاریر میں عزیزم کاشف احمد۔ دانش احمد۔ مکرم محمد احمد صاحب نعیم احمد۔ واحد احمد۔ حامد احمد۔ راشد احمد۔ آزاد حسین صاحب معلم وقف جدید اور خاکسار مبشر احمد بدر نے حصہ لیا۔ آخر پر صدارتی خطاب امیر صاحب کانپور کا ہوا اور جلسہ دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ (مبشر احمد بدر مبلغ سلسلہ)

دہلی:۔ (لجنہ اماء اللہ) ۹۹-۶-۲۷ لجنہ اماء اللہ دہلی نے سیرۃ النبی کا جلسہ مسجد میں منعقد کیا۔ تلاوت محترمہ نسیم بیگم صاحبہ کی ہوئی۔ نعت خاکسارہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس جلسہ میں محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ محترمہ بشریٰ ابرار صاحبہ محترمہ نسیم بیگم صاحبہ اور خاکسارہ نے تقاریر کیں۔ (راشدہ نصیر دہلی)

کانپور (لجنہ اماء اللہ) ۲۸ جون ۹۹ بروز سوموار جلسہ سیرۃ النبی منایا گیا تلاوت نظم اور عہد کے بعد شاہدہ پروین۔ حسن پروین۔ شبانہ صابر یاسمین آرا۔ مبارکہ اسرار۔ شاہدہ یاسمین۔ ترنم اطہر سروری بیگم نے تقاریر کیں۔ (ثروت جبیں سیکرٹری لجنہ)

چیک ایمریچھ (کشمیر) ۹۹-۶-۲۷ زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ چک ایمرچھ جلسہ منعقد ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی ہوئی اور دوسری اور آخری تقریر صدر جلسہ کی ہوئی اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (سید امداد علی معلم وقف جدید)

پالاکرتی (آندھرا) ۲۷/جون ۹۹ بعد نماز مغرب وعشاء مکرم عباس علی شمس صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی کا آغاز ہوا۔ پہلی تقریر مکرم محمد رفیق صاحب کی ہوئی۔ دوسری تقریر مکرم ایوب علی خان صاحب نے کی۔ بعدہ عزیزہ امۃ القدوس واجدہ نے اطاعت والدین کے عنوان سے تقریر کی۔ آخر پر خاکسار کی تقریر اور عباس صاحب کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ)

شموگہ (کرناٹک) (لجنہ اماء اللہ) محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صوبائی صدر کی زیر صدارت یہ جلسہ سید عزیز احمد صاحب کے مکان میں ۹۹-۷-۱۳ منعقد کیا گیا۔ مستورات کی تعداد ۶۲ تھی جس سے جلسہ کی رونق میں اضافہ ہوا۔ تقاریر میں سیدہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ شمشاد بیگم صاحبہ محترمہ امۃ الجمیل معراج صاحبہ محترمہ امۃ الرحیم مظہر صاحبہ خاکسارہ امۃ الحفیظ اور عزیزہ حامدہ نے حصہ لیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا حاضرین میں چائے اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ (امۃ الحفیظ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شموگہ)

بنگلور (کرناٹک) لجنہ اماء اللہ بنگلور کا ۹۹-۷-۱۱ کو جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد دو تقریریں ہوئیں جو محترمہ نصرت بیگم صاحبہ او محترمہ نسیمہ بیگم صاحبہ نے کیں۔ اس کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (اقبال النساء صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور)

ہاری پاری گام (کشمیر) مورخہ ۲۷/جون ۹۹ مسجد سلام ہاری پاری گام میں جلسہ سیرۃ النبی زیر صدارت مکرم یوسف صاحب شیخ منعقد کیا گیا بعد تلاوت و نظم افتتاحی تقریر حاجی ولی محمد صاحب کی ہوئی دوسری تقریر عزیزم احمد صادق نے کی تیسری تقریر عزیزم داؤد احمد راتھر نے کی بعدہ مکرم غلام نبی صاحب راتھر اور محمد رمضان صاحب معلم وقف جدید کی تقاریر ہوئیں اور آخری تقریر صدر جلسہ کی ہوئی۔ دوسرے روز بھی محمد رمضان صاحب معلم وقف جدید کی صدارت میں جلسہ ہوا اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ (غلام نبی راتھر سیکرٹری تبلیغ)

امروہہ (یوپی) ۹۹-۶-۲۷ مکرم محمد راشد صاحب صدر جماعت احمدیہ امروہہ کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں منور احمد صاحب۔ مظفر احمد صاحب۔ محمد طاہر صاحب۔ بشارت احمد صاحب۔ نور الدین صاحب شمس الدین صاحب مکرم محمد راشد صاحب۔ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ)

یادگیر (کرناٹک) ۲۷/جون ۹۹ زیر صدارت محترم عبد السلیم صاحب سگری امیر جماعت احمدیہ یادگیر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم محمد ابراہیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم اسامہ احمدی صاحب مکرم رفیق احمد صاحب۔ مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

حیدر آباد:۔ (لجنہ اماء اللہ) مورخہ ۴/جولائی ۹۹ احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں عزیزہ آفرین بشیر۔ عزیزہ منصورہ الہ دین محترمہ امۃ النصیر خالا صاحبہ اور صدر لجنہ حیدر آباد محترمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ نے مختلف عناوین کے تحت تقاریر کیں۔ (بشریٰ مبارکہ نائب جنرل سیکرٹری)

وڈمان (آندھرا پردیش) ۹۹-۷-۲ زیر صدارت محترم نذیر احمد صاحب صدر جماعت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ تقاریر مکرم مولوی پی عبد الناصر صاحب مبلغ مکرم مولوی حبیب اللہ شریف صاحب۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم مکرم سید مبشر الدین صاحب اور مکرم رشید احمد صاحب سابق صدر روڈمان کی ہوئیں۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (منظور احمد نائب صدر روڈمان)

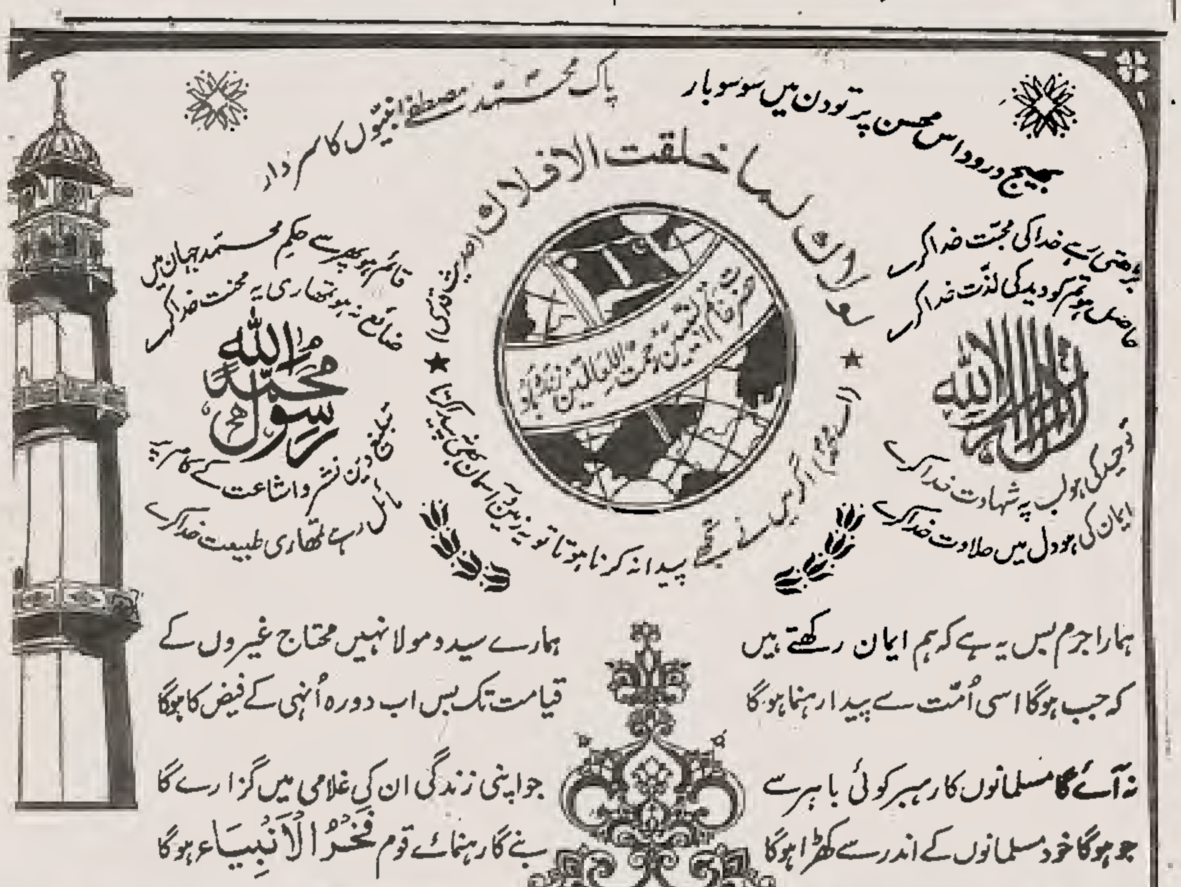

STAR

☎ 54310

CHAPPALS

WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS

105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY KANPUR-1- PIN 208001

دعا کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی　اسد محمود بانی

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

☎: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

.Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (091) 01872-70757
FAX:(091) 01872-70105

Vol - 48 Thursday, 9th Sep, 1999 Issue No. 36

امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک دین اسلام تمام دنیا پر غالب آجائے گا

ہم اس وقت تک خاک ہو چکے ہونگے مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے

(انٹرنیشنل تربیتی سیمینار منعقدہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۹ء سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب)

جلسہ سالانہ برطانیہ سے ایک روز قبل ۲۹ جولائی کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں **انٹرنیشنل تربیتی سیمینار** منعقد ہوا جس میں ۳۰ ممالک کے ۱۵۰ مرد اور ۳۶ خواتین نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ یو۔کے۔ سے ۶۰ مرد اور ۴۰ خواتین شامل ہوئیں۔ مختلف نمائندگان نے سیمینار کے لئے مجوزہ موضوعات پر اپنے اپنے ملک کے تجربات کے حوالہ سے اظہار خیال کیا اور نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تجربات بیان کئے۔

اس سیمینار کا آخری اجلاس قریباً سوا پانچ بجے شام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر حضور کے زیر صدارت شروع ہوا۔ حضور کی آمد پر ایک دوست نے نعرہ تکبیر کی آواز بلند کی تو حضور نے فرمایا کہ رجسٹر روایات پڑھتے ہوئے علم ہوا کہ یہ بالکل بعد کی ایک نئی رسم ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں اس طرح نعرے لگانے کا کوئی طریق نہیں تھا اس لئے اسے بالکل بند کردیں۔ اگر کسی بات پر دل سے بے اختیار اللہ اکبر کی آواز بلند ہو تو ہلکی مناسب آواز میں بے شک اللہ اکبر، اللہ اکبر کہہ دے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہی طریق رہا ہے۔

پھر تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد جو بالترتیب مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب اور طاہر سلبی صاحب نے پیش کیا مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تربیت یو کے نے سیمینار کی مختصر رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ساڑھے نو بجے رجسٹریشن سے اس سیمینار کا آغاز ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل دس سال تک جلسہ کے موقعہ پر انٹرنیشنل تبلیغی سیمینار منعقد کیا جاتا رہا اور ہم تبلیغ کے میدان میں عالمی تجربات سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اب تربیتی سیمینار کا آغاز کیا گیا ہے تاکہ ہم اس میدان میں بھی عالمی تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

رپورٹ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس میٹنگ کا مقصد ایک دوسرے کی ذہانت کو تیز کرنا تھا جیسے قصاب چھریوں کو آپس میں رگڑ کر کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ مقصد پورا ہو گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ نو احمدیوں کو جماعت کا حصہ بنانے اور دوسروں کو جماعت میں لانے کے سلسلہ میں آپ نے ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کیا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سال کئی پہلوؤں سے احمدیت کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ ایک بات یقینی ہے کہ ہم اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ سپیڈ (Speed) بھی بڑھ رہی ہے اور ایکسلریشن (Acceleration) بھی۔ اس طرح سے امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک انشاء اللہ تمام دنیا پر دین اسلام غالب آجائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم اس وقت تک خاک ہو چکے ہونگے مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میری خواب ہے۔ میں ان خوابوں میں رہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ہم ان خوابوں کو حقیقت کے روپ میں دیکھیں گے۔ یہ وہ تقدیر ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔

حضور نے فرمایا کہ مکرم امیر صاحب کا اصرار تھا کہ میں خود یہاں آؤں اور آپ سب کو دیکھ کر اپنے دل کو فرحت پہنچاؤں۔ ان کی خواہش کے احترام میں میں یہاں آیا ہوں۔ اس کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کیونکہ بعض دیگر پروگرام ہیں۔ حضور نے آخر پر ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور یوں ساڑھے پانچ بجے شام یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔

(رپورٹ: ابولبیب)

خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہلی کا کامیاب یک روزہ سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ دہلی کا سالانہ مقامی اجتماع بروز اتوار ۱۵ اگست دہلی مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا۔ اس میں لگ بھگ تیس خدام۔ دس اطفال اور جماعت کے دیگر پچاس افراد نے شرکت کی۔ خدام واطفال کے ورزشی اور علمی مقابلہ جات کرائے گئے اور کل پچاس انعامات تقسیم کئے گئے۔

اجتماع کا آغاز صبح نو بجے مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ کی افتتاحی دعا کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا اور ورزشی مقابلہ جات شروع کرائے گئے۔ خدام الاحمدیہ کے ورزشی مقابلوں میں ۱۰۰ میٹر دوڑ Shot put نشانہ Dart اور کبڈی کے مقابلے کرائے گئے۔ اطفال الاحمدیہ کیلئے ۶۰ میٹر دوڑ، نشانہ ڈارٹ اور Tennis ball throw کا مقابلہ کرایا گیا۔ ورزشی مقابلوں میں کل پچیس خدام اور دس اطفال نے حصہ لیا۔ ورزشی مقابلوں کے درمیان چائے کا وقفہ دیا گیا اسی دوران ظفر احمد صاحب ناظم صحت جسمانی نے دس منٹ کا کراٹے کا ایک دلچسپ شو دکھایا دوپہر ایک بجے ورزشی مقابلے ختم ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد احباب نے کھانا تناول فرمایا۔ بعدہ دو بجکر تیس منٹ پر دوسری نشست کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت جناب سید طارق صاحب صدر جماعت دہلی نے کی تلاوت فرحان مبشر صاحب نے کی خاکسار نے خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا، عبدالخالق صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے مختصر تقریر کی جس میں خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور نصائح فرمائیں۔ جناب صدر صاحب جلسہ نے دعا کروائی اور علمی مقابلوں کا آغاز ہوا۔ جس میں خدام واطفال کے حسن قرأت۔ نظم خوانی۔ اور تقریر کے مقابلے کروائے گئے ان مقابلوں میں صدارت کا فریضہ مکرم ارادت احمد صاحب۔ مکرم محمد سلیمان قریشی صاحب مولوی سید کلیم الدین صاحب نے سرانجام دیا۔ اور ججز کے فرائض مولوی سید کلیم الدین صاحب مولوی سید عزیز احمد صاحب اور ارادت احمد صاحب نے ادا کئے۔ اس کے بعد کوئز کا مقابلہ کرایا گیا جس میں خاکسار نے تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت دیگر دینی معلومات جنرل نالج اور Current affairs سے متعلق سوالات پوچھے۔ اسکورر کے فرائض جناب فیض احمد صاحب نائب قائد اور جناب سید کلیم الدین احمد صاحب نے کئے۔

چھ بجے مقابلہ جات اپنے اختتام کو پہنچے۔ جناب ارادت صاحب نے خدام واطفال کو انعامات تقسیم کئے۔ خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور صدر صاحب نے دعا کرانے کے بعد اجتماع کے اختتام کا اعلان کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو بابرکت کرے۔ اور اسلام واحمدیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(داؤد احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح
الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب
Revelation Rationality Knowledge and Truth
ریویلیشن ریشنلٹی نولج اینڈ ٹرتھ
بہترین ٹائیٹل اور دیدہ زیب طباعت کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے۔ (صفحات 756)
...... ملنے کا پتہ ......
نظارت نشرواشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب (بھارت)
ٹیلی فون نمبر: 01872-70749 فیکس: 01872-70105

طالب دعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather Ladies & Gents Bag, Jackets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonik HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

Computrised Composing & Designing By